میاں بیوی کے درمیان کشیدگی کا سبب

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنٰهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ)) قَالَ الْاَعْمَشُ اَرَاهُ قَالَ ((فَيَلْتَزِمُهُ)) [رواه مسلم]

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر وہ اپنی فوجیں بھیجتا ہے کہ آدمیوں کو گمراہ کریں۔ پس ابلیس کے بہت نزدیک اس لشکر کا مرتبہ کے لحاظ سے وہ ہے جو ان کو گمراہ کرنے میں بڑا ہو، ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے ایسا اور ایسا کیا، پھر ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہ کیا۔ آپ نے فرمایا پھر ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے کہ نہیں چھوڑا میں نے اس کو یہاں تک کہ اس کے اور اس کی عورت کے درمیان جدائی ڈلوادی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پس وہ اس کو اپنے نزدیک کرتا ہے، پھر کہتا ہے کہ تو نے اچھا کیا ہے۔ اعمش نے کہا میرا گمان ہے جابر نے یہ کہا: ''پس وہ اس کو گلے لگاتا ہے۔''

دین کے بنیادی اصول ⑦

اصول نمبر 5 ...... وَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا آثَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

''ہمارے نزدیک سنت وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو۔''

اصول نمبر 6 ...... وَالسُّنَّةُ تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ وَهِيَ دَلَائِلُ الْقُرْآنِ ۔

''سنت ہی قرآن کی تفسیر ہے اور یہی قرآن مجید کے دلائل ہیں۔''

اصول نمبر 7 ...... وَلَيْسَ فِي السُّنَّةِ قِيَاسٌ ۔

''سنت میں قیاس نہیں۔''

شرح: جو نبی ﷺ سے منقول ہوا سے سنت کہتے ہیں، یہی قرآن مجید کی تفسیر ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تفسیر کا حکم فرمایا: فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ [سورہ النحل : ٤٤]

''تاکہ آپ لوگوں پر واضح کردیں جو ان کی طرف اتارا گیا۔''

سنت کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اقوال، افعال اور آپ کے برقرار رکھے ہوئے کاموں پر مشتمل ہے۔ یہ سب قرآن مجید کی شرح اور وضاحت ہیں، انہی پر اکتفاء کیا جائے گا، ان میں کوئی دوسری چیز نہ ملائی جائے کیوں کہ ایسا کوئی بھی عمل ان کے برابر نہیں آ سکتا۔ یہی معنیٰ ہے کہ ان کے مقابلے میں قیاس نہیں کیا جا سکتا ،لیکن جب کسی حکم کی علت واضح ہو جائے تو اسے عام کیا جائے گا ہر اس حکم کے لیے جو اس (علت) میں شامل ہو سکیں۔

یہاں قیاس سے مراد یہ ہے کہ ہم سنت کے ساتھ کوئی ایسا حکم نہ ملائیں جو پہلے سنت میں شامل نہ تھا اور ہم اسے سنت بنا دیں اور کہیں کہ اس کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ البتہ اس میں وہ قیاس شامل نہیں جس میں کسی واضح دلیل کی عدم موجودگی میں اپنے ہم مثل مسائل کے ساتھ ملانا مقصود ہوتا ہے۔

جب کوئی سنت پر اکتفا کرتے ہوئے اسے کافی سمجھے تو کافی ہوگی، جو اس میں اضافہ کرے یا اس کے ساتھ کچھ ملا دے، ایسا شخص بدعتی ہے۔ یہ بات گزر چکی ہے کہ جو کوئی بدعت ایجاد کی جائے وہ گمراہی ہے، یعنی ہر بدعتی گمراہ اور خطا کار ہے، جب کہ سنت پر چلنے والا ،اسے مضبوط پکڑنے والا ہی درست راہ پر اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور روشنی میں ہے۔

سعادت

اداریہ ════ حافظ احمد شاکر

بفضل اللہ تعالیٰ وعونہ اور وطن عزیز کے مخلصین ومحبین کی دعاؤں، متعلقہ حضرات کی مخلصانہ کوششوں اور متاثرین کے ایثار اور وقت شناسی سے وطن عزیز پر منڈلانے والا خوفناک عدالتی بحران ایک مرتبہ ٹل گیا اور وطن عزیز کے خلاف ملک دشمنوں کے شر وفساد کے پھیلائے جال کٹ گئے۔ الحمد للہ سرزمین پاکستان افراتفری اور سیاسی اتھل پتھل سے بچ گئی۔

بحران ختم ہونے سے نہ کسی کی جیت ہوئی اور نہ کسی کی ہار، ہاں انصاف، وطن کی خیر خواہی، دانائی اور عقل جیت گئیں۔ فتنہ، شر، انارکی اور بدامنی کو شکست ہوگئی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحران پیدا کرنے والوں کو ہدایت دے اور وطن عزیز کو مفسدین وحاسدین کے شر سے محفوظ ومامون رکھے، آمین۔

دستور پاکستان میں بغیر کسی ابہام کے یہ درج ہے کہ پاکستان کا سپریم لا یعنی سب سے بڑا قانون قرآن وسنت ہے جو کہ نظریہ پاکستان کی مختصر ترین اور جامع ترین شرح ہے۔ آج کل چوں کہ قانون، انصاف، عدالت اور محترم المقام جج حضرات پر حسب جذبہ واستطاعت گل افشانی تحریر جاری ہے جیسا کہ گزشتہ شمارے کے انہی صفحات میں قانون کی الف باء نہ جاننے کے باوجود ہم نے بھی قلم چلا دیا۔ اب خواہش ہوئی کہ عدلیہ کے عالی مقام اراکین سے یہ درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ موقع اور مہلت عطا کی ہے تو وطن عزیز کی عدالتوں میں برٹش لاء یعنی برطانوی قانون جو چھایا ہوا ہے اس کی بجائے آپ قرآن وحدیث یعنی اسلامی فقہ کو داخل کر کے اس قانون کو قابل عمل ونفاذ بنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ موجودہ عدلیہ کے محبین یہ چاہیں گے کہ اس کار خیر کی ابتدا آپ ہی کے ہاتھوں شروع ہو جائے اور آپ اس سعادت سے بہرہ ور ہو جائیں کہ آنے والے وقت میں اگر وطن عزیز میں قرآن وسنت عملاً بالاتر قانون بن جائے تو ان شاء اللہ آپ سب حضرات کے لیے یہ عمل ذخیرہ آخرت تو بن ہی جائے گا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نظریہ پاکستان کی تجدید نو یا عملی تعبیر بھی قیامت تک کے لیے آپ کے نام ہو جائے گی۔

لادین ذہن کے لوگ مختلف فقہی، فروعی اور فکری اختلافات کو ہوا بنا کر پیش کیا کرتے ہیں، اس حوالے سے گزارش ہے کہ

⊙...... قیام پاکستان کے شروع ہی سے جب اسلام کے نفاذ کی آواز اٹھائی گئی تو اس وقت کے لادین طبقے نے مذکورہ بالا اختلاف یعنی علمائے کرام کے اختلافِ رائے کو عوام وخواص کے سامنے گھمبیر بنا کر پیش کیا تو اس وقت مختلف المسالک کے ۳۱ جید علماء نے متفق علیہ ۲۲ نکات ترتیب دے کر دستور ساز اسمبلی تک پہنچا دیئے تھے۔ لیکن دین گریز طبقے نے اسلامی نظام حکومت کو نہ اس وقت عملاً نافذ کرنا تھا اور نہ اب تک کر سکا ہے لیکن یہ تجاویز مجلس دستور ساز پاکستان تک پہنچ جانے کے باوجود اس وقت کے جید علماء کو ان کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔ ہماری درخواست ہے کہ عدلیہ کے محترم المقام اراکین ان نکات کو بنیاد بنا کر مناسب ترین طریق کار سے وطن عزیز کی یہ بنیادی اور ٹھوس خدمت سرانجام دے دیں۔

⊙...... گزشتہ ساٹھ سالوں میں ائمہ متقدمین کی غیر مطبوعہ تصانیف، کتب حدیث کے متون اور ان کی شروحات کی جدید محققانہ طباعت کے علاوہ جدید مالیاتی مسائل...... سود، بیمہ، اسلامی بینکاری، نج کاری...... مرض وعلاج کے مسائل...... انتقالِ خون، اعضاء کی پیوند کاری، تولیدی مسائل...... جہاد کا معنی ومراد اور میڈیا خصوصاً الیکٹرانک میڈیا سے متعلق جیسے موضوعات پر سینکڑوں نہیں ہزاروں کتابیں مارکیٹ میں آ چکی ہیں۔ حکومت اگر اقتصاد، معاش، صنعت وحرفت اور آئی ٹی جیسے موضوعات کی تحقیق پہ کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے تو قیام پاکستان کی اساس...... جو بیان کی گئی اور اب تک بیان کی جا رہی ہے...... نظریہ پاکستان پر بھی حکومت خرچ کرے۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ نئے ادارے بنانے کی بجائے ایسے ہی مقاصد اور ضرورتوں کے لیے تشکیل دیئے گئے ادارے مثلاً ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلامی نظریاتی کونسل اور دعوہ اکیڈمی جیسے علمی ودینی اداروں کو

وسعت دے کر ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔ یہ ادارے اپنے ابتدائی ایام میں مولانا عبدالقدوس ہاشمی، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا عبدالغفار حسن، مفتی جعفر حسین رحمہ اللہ اور ڈاکٹر زمان حفظہ اللہ جیسے اساطین علم کے علم، تجربہ اور مہارت سے مستفید ہوتے رہے۔ اس کے بعد مرحوم جنرل ضیاء الحق نے اسلامی نظریاتی کونسل کی رفتارِ کار بڑھانے کی خاطر اس میں جسٹس تنزیل الرحمان، عبدالمالک عرفانی، شیخ غیاث محمد، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ اور مولانا تقی عثمانی حفظہ اللہ جیسے ماہرین قانون وشریعت واصحاب علم وفضل سے بہت سا کام کروایا تھا جو ان دفاتر میں یقیناً موجود ہوگا۔ خصوصاً قانونِ شہادت، رؤیت ہلال، بینکاری، انشورنس، انتقالِ خون اور اعضاء کی پیوند کاری جیسے بہت سے مسائل پر ان مرحومین وموجودین علماء کی علمی تحقیقات کا ریکارڈ یقیناً موجود ہوگا۔ جج حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اس علمی ذخیرے کی گرد صاف کروا کر اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ استفادہ اسی وقت نتیجہ خیز ہوسکتا ہے جب اس کو کام میں لانے اور اس پر عمل درآمد کروانے کا جذبہ ہو۔ فی الوقت ہم ذیل میں مختلف المسالک کے ۳۱ علماء کے متفق علیہ ۲۲ نکات شامل اشاعت کر رہے ہیں، ساتھ ہی اس اجلاس میں شریک کنندگان اور دستخط فرمانے والے علماء کے اسمائے گرامی بھی درج کر رہے ہیں تاکہ یہ صفحات اگر راہ گزر کی نشان دہی کر سکیں تو اس کارِ خیر میں نمک جتنا حصہ الاعتصام کا بھی ہو جائے گا۔

''وہ مدت دراز سے اسلامی دستورِ مملکت کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اسلام کا کوئی دستورِ مملکت ہے بھی یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کے اصول کیا ہیں اور اس کی عملی شکل کیا ہوسکتی ہے؟ اور کیا اصول اور عملی تفصیلات میں کوئی چیز بھی ایسی ہے جس پر مختلف اسلامی فرقوں کے علماء متفق ہوسکیں۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے متعلق عام طور پر ایک ذہنی پریشانی پائی جاتی ہے اور اس پریشانی میں ان مختلف دستوری تجویزوں نے اور بھی اضافہ کر دیا ہے جو مختلف حلقوں کی طرف سے اسلام کے نام پر وقتاً فوقتاً پیش کی گئیں۔ اس کیفیت کو دیکھ کر یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ تمام اسلامی فرقوں کے چیدہ اور معتمد علیہ علماء کی ایک مجلس منعقد کی جائے اور وہ بالاتفاق صرف اسلامی دستور کے بنیادی اصول ہی بیان کرنے پر اکتفانہ کرے بلکہ ان اصولوں کے مطابق ایک ایسا دستوری خاکہ بھی مرتب کر دے جو تمام اسلامی فرقوں کے لیے قابل قبول ہو۔

اس غرض کے لیے ایک اجتماع بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ جنوری ۱۹۵۱ء بصدارت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کراچی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں اسلامی دستور کے جو بنیادی اصول بالاتفاق طے ہوئے ہیں انہیں فائدۂ عام کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔

مجلس دستور ساز پاکستان کی مقرر کردہ کمیٹیوں نے بنیادی حقوق اور بنیادی اصولوں کے متعلق جو سفارشات پیش کی ہیں اُن کے بارے میں اس اجتماع کی یہ متفقہ رائے ہے کہ یہ سفارشات اسلامی اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتیں۔''

اسلامی مملکت کے بنیادی اصول:

اسلامی مملکت کے دستور میں حسب ذیل اصول کی تصریح لازمی ہے:

① ......اصل حاکم، تشریعی وتکوینی حیثیت سے اللہ رب العالمین ہے۔

② ......ملک کا قانون کتاب وسنت پر مبنی ہوگا اور کوئی ایسا قانون نہ بنایا جاسکے گا، نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جاسکے گا جو کتاب وسنت کے خلاف ہو۔

(تشریحی نوٹ): اگر ملک میں پہلے سے کچھ ایسے قوانین جاری ہوں جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں تو اس کی تصریح بھی ضروری ہے کہ وہ بتدریج ایک معینہ مدت کے اندر منسوخ یا شریعت کے مطابق تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

③ ......مملکت کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں بلکہ ان اصول ومقاصد پر مبنی ہوگی جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطہ حیات ہے۔

④ ......اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن وسنت کے بتائے ہوئے معروف کو قائم کرے، منکرات کو مٹائے اور شعائر اسلام کے احیاء واعلاء

اور مسلمہ اسلامی فرقوں کے لیے ان کے اپنے مذہب (مسلک) کے مطابق ضروری اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔

⑤......اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مسلمانانِ عالم کے رشتہ اتحاد واخوت کو قوی سے قوی تر کرنے کی کوشش کرے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصبیّتِ جاہلیہ کی بنیادوں پر لسانی، علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ کا انتظام کرے۔

⑥......مملکت بلا امتیاز مذہب ونسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کی لابدی انسانی ضروریات غذا، لباس، مسکن، معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہوگی جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں یا نہ رہے ہوں یا عارضی طور پر بے روزگاری، بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعی اکتساب پر قادر نہ ہوں۔

⑦...... باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کیے ہیں۔یعنی حدودِ قانون کے اندر تحفظ جان ومال وآبرو، آزادیٔ مذہب ومسلک، آزادیٔ عبادت، آزادیٔ ذات، آزادیٔ اظہار رائے، آزادیٔ نقل وحرکت، آزادیٔ اجتماع، آزادیٔ اکتسابِ رزق، ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی ادارات سے استفادہ کا حق۔

⑧......مذکورۂ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کی سند جواز کے بغیر کسی وقت سلب نہ کیا جائے گا اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو بغیر فراہمی موقع صفائی وفیصلہ عدالت کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

⑨......مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدودِ قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ انہی کے قاضی یہ فیصلے کریں۔

⑩......غیر مسلم باشندگانِ مملکت کو حدود قانون کے اندر مذہب وعبادت، تہذیب وثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم ورواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

⑪......غیر مسلم باشندگانِ مملکت سے حدودِ شرعیہ کے اندر جو معاہدات کیے گئے ہوں، ان کی پابندی لازمی ہوگی اور جن حقوق شہری کا ذکر دفعہ نمبر ۷ میں کیا گیا ہے ان میں غیر مسلم باشندگانِ ملک اور مسلم باشندگانِ ملک سب برابر کے شریک ہوں گے۔

⑫......رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔

⑬......رئیس مملکت ہی نظم مملکت کا اصل ذمہ دار ہوگا البتہ وہ اپنے اختیارات کا کوئی جز کسی فرد یا جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔

⑭......رئیس مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں بلکہ شورائی ہوگی۔یعنی وہ ارکانِ حکومت اور منتخب نمائندگانِ جمہور سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔ ⑮......رئیس مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ دستور کا کلاًیا جزاً معطل کر کے شوریٰ کے بغیر حکومت کرنے لگے۔

⑯......جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی وہی کثرتِ آراء سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

⑰......رئیس مملکت شہری حقوق میں عامۃ المسلمین کے برابر ہوگا اور قانونی مواخذہ سے بالاتر نہ ہوگا۔

⑱......ارکان وعمالِ حکومت اور عام شہریوں کے لیے ایک ہی قانون وضابطہ ہوگا اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اس کو نافذ کریں گی۔

⑲......محکمہ عدلیہ، محکمہ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہوگا تا کہ عدلیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہیبت انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

⑳......ایسے افکار ونظریات کی تبلیغ واشاعت ممنوع ہوگی جو مملکت اسلامی کے اساسی اصول ومبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔

㉑......ملک کے مختلف ولایات واقطاع مملکت واحدہ کے اجزاء انتظامی متصور ہوں گے ان کی حیثیت نسلی، لسانی، یا قبائلی واحدہ جات کی نہیں بلکہ محض انتظامی علاقوں کی ہوگی جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مرکز کی سیادت کے تابع انتظامی اختیارات سپرد کرنا جائز ہوگا۔مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہوگا۔ ㉒......دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہوگی جو کتاب وسنت کے خلاف ہو۔

اسمائے گرامی حضرات شرکائے مجلس:

①......(علامہ) سید سلیمان ندوی (صدر مجلس ہذا) ②......(مولانا) سید ابوالاعلیٰ مودودی (امیر جماعت اسلامی پاکستان)
③......(مولانا) شمس الحق افغانی (وزیر معارف۔ریاست قلات)
④......(مولانا) محمد بدر عالم (استاذ الحدیث۔دارالعلوم الاسلامیہ۔اشرف آباد۔ٹنڈوالٰہ یار۔سندھ)
⑤......(مولانا) احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ۔اشرف آباد۔سندھ)
⑥......(مولانا) عبدالحامد قادری بدایونی (صدر جمعیۃ العلمائے پاکستان۔سندھ)
⑦......(مفتی) محمد شفیع (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام،مجلس دستورساز پاکستان)
⑧......(مولانا) محمد ادریس (شیخ الجامعہ۔جامعہ عباسیہ بہاولپور) ⑨......(مولانا) خیر محمد (مہتمم مدرسہ خیرالمدارس۔ملتان شہر)
⑩......(مولانا مفتی) محمد حسن (مہتمم مدرسہ اشرفیہ۔نیلا گنبد۔لاہور) ⑪......(پیر صاحب) محمد امین الحسنات (مانکی شریف۔سرحد)
⑫......(مولانا) محمد یوسف بنوری (شیخ التفسیر۔دارالعلوم السلامیہ۔اشرف آباد۔سندھ)
⑬......(حاجی) خادم الاسلام محمد امین خلیفہ حاجی ترنگ زئی (المجاہد آباد۔پشاور۔صوبہ سرحد)
⑭......(قاضی) عبدالصمد سربازی (قاضی قلات۔بلوچستان) ⑮......(مولانا) اطہر علی (صدر حامل جمعیۃ العلماءاسلام مشرقی پاکستان)
⑯......(مولانا) ابوجعفر محمد صالح (امیر جمعیت حزب اللہ مشرقی پاکستان)
⑰......(مولانا) راغب احسن (نائب صدر جمعیۃ العلماء اسلامی مشرقی پاکستان)
⑱......(مولانا) محمد حبیب الرحمٰن (نائب صدر جمعیۃ المدرسین۔سرسینہ شریف۔مشرقی پاکستان)
⑲......(مولانا) محمد علی جالندھری (مجلس احرار اسلام پاکستان)
⑳......(مولانا) داؤد غزنوی (صدر جمعیۃ اہل حدیث۔مغربی پاکستان)
㉑......(مفتی) جعفر حسین مجتہد (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام۔مجلس دستورساز۔پاکستان)
㉒......(مفتی حافظ) کفایت حسین مجتہد (ادارۂ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ۔پاکستان،لاہور)
㉓......(مولانا) محمد اسمٰعیل (ناظم جمعیۃ اہل حدیث پاکستان،گوجرانوالہ)
㉔......(مولانا) حبیب اللہ (جامعہ دینیہ دارالہدیٰ۔ٹیڑھی۔خیرپور میر)
㉕......(مولانا) احمد علی (امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ،لاہور)
㉖......(مولانا) محمد صادق (مہتمم مدرسہ مظہر العلوم۔کھڈہ۔کراچی)
㉗......(پروفیسر) عبدالخالق (رکن بورڈ آف تعلیماتِ اسلام۔مجلس دستورساز۔پاکستان)
㉘......(مولانا) شمس الحق فرید پوری (صدر مہتمم مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ)
㉙......(مفتی) محمد صاحبداد عفی عنہ (سندھ مدرسۃ الاسلام۔کراچی)
㉚......(مولانا) محمد ظفر احمد انصاری (سیکرٹری بورڈ آف تعلیمات اسلام۔مجلس دستورساز۔پاکستان)
㉛......(پیر صاحب) محمد ہاشم مجددی (ٹنڈو سائیں داد۔سندھ)

درسِ قرآن

سورة البقرة ⑤

...... اردو ترجمہ ......

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمہ اللہ (م:۱۲۳۰ھ)

...... حواشی ......

①......احادیث التفاسیر (حضرت مولانا حافظ حمید اللہ میرٹھی رحمہ اللہ۔م:۱۳۳۰ھ)

②......احسن الفوائد (مولانا ڈپٹی سید احمد حسن صاحب دہلوی رحمہ اللہ۔م:۱۳۳۸ھ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (٤٠) وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَّ اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ (٤١) وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (٤٢) وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (٤٣) اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (٤٤) وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (٤٥) الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (٤٦) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (٤٧) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (٤٨) وَ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ (٤٩) وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ (٥٠) وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (٥١)

''اے بنی اسرائیل میرا احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور میرا اقرار پورا کرو میں تمہارا اقرار پورا کروں گا اور میرا ہی ڈر رکھو۔ ❶ اور جو کچھ میں نے اتارا مانو، تمہارے پاس والے کو سچ بتاتا، اور تم اس کے پہلے منکر مت ہو، اور میری آیتوں پر تھوڑا مول نہ لو، اور مجھی سے بچتے رہو۔ ❷ اور صحیح میں غلط مت ملاؤ اور یہ کہ جان کر سچ کو چھپاؤ۔ (۱) اور نماز کھڑی کرو اور زکوۃ دیا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔ کیا لوگوں کو نیک کام کا حکم کرتے ہو اور آپ کو بھولتے ہو اور تم کتاب پڑھتے ہو پھر کیا بوجھتے نہیں۔ اور محنت سہارنے سے اور نماز سے قوت پکڑو اور البتہ وہ بھاری ہے مگر انہی پر جن کے دل پگھلے ہیں۔ جن کو خیال ہے کہ ان کو اپنے ربّ سے ملنا ہے اور ان کو الٹے اسی طرف جانا ہے۔ ❸ (۲) اے بنی اسرائیل میرا احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے تم کو جہاں کے لوگوں سے بڑا کیا۔ اور اس دن سے بچو کہ کوئی شخص کسی کے ایکذرہ کام نہ آئے اور اس کی طرف سے سفارش قبول نہ ہو اور اس کے بدلے میں کچھ نہ لیں اور نہ ان کو مدد پہنچے۔ ❹ اور جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے چھڑایا، تم کو بری تکلیف دیتے، تمہارے بیٹے ذبح کرتے، اور تمہاری عورتیں جیتی رکھتے اور تمہارے ربّ کی اس میں بڑی مدد ہوئی۔ اور

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (٥٢) وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (٥٣)

جب ہم نے تمہارے پیٹھنے کے ساتھ دریا چیرا،تم کو بچا دیا اورفرعون کے لوگوں کوڈبایااورتم دیکھتے تھے۔ (۳) اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا پھرتم نے اس کے پیچھے بچھڑا بنالیااورتم بے انصاف ہو۔ (۴) ❺ پھر ہم نے تم کواس پر بھی معاف کیا شایدتم احسان مانو۔اور جب ہم نے موسیٰ کوکتاب اور چکوتی دی شایدتم راہ پاوٴ۔''❻(۵)

احسن الفوائد

❶: حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں انہیں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اورتورات اتری اورفرعون سے خلاص کر کے ملک شام میں بسایا اُن سے اللہ تعالیٰ نے قرار کیا تھا کہ حکم تورات پر قائم رہو گے اور جو نبی میں بھیجوں اس کے مددگار رہو گے تو ملک شام تم کو رہے گا۔

پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی بدنیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلے غلط بتاتے اورخوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے اوران سے اپنی ریاست چاہتے،پیغمبر کی اطاعت نہ کرتے اورپیغمبر کی صفت جوتورات میں لکھی تھی بدل ڈالی اللہ تعالیٰ اُن کواپنے احسان اوران کی نافرمانی یاددلاتا ہے۔

اسرائیل کے معنی اللہ کے بندہ کے ہیں یہود کو جواس لقب سے ذکرفرمایا اُس میں اشارہ ہے کہ جس طرح تم اللہ کے خاص بندہ کی اولاد ہواسی طرح اللہ کوخاص معبود جانو اوراُس کے ہر وقت کے احکام کی پوری اطاعت کروتوریت پر بے وقت اڑے نہ رہو۔

❷: تورات میں نشان بتایا تھا کہ جو کوئی نبی اُٹھے اگر تورات کوسچا کہے توجانو وہ سچا ہے نہیں تو جھوٹا ہے۔

آیتوں پرتھوڑامول یہ کہ دنیا کی محبت سے دین مت چھوڑو۔

احادیث التفاسیر

(ف ا): یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ان ہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اورتوریت ان کوملی اورفرعون سے خلاص کر کے ملک شام میں ان کو بسایا اوران سے اللہ پاک نے اقرار کیا تھا کہ توریت کے احکام پر قائم رہو گے اور میں جو نبی بھیجوں اس کے مددگار رہو گے تو شام کا ملک تمہارے قبضہ میں رہے گا۔مگر وہ گمراہ اور بدنیت ہو گئے اور رشوت لے کر مسئلے غلط بتانے لگے اورخوشامد کے واسطے حق چھپاتے۔ اپنی ریاست جانتے پیغمبر ﷺ کی اطاعت نہ کی اوران کی صفت جو توریت میں لکھی تھی بدل ڈالی۔اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے احسان یاددلاتا ہے اوران کی نافرمانی جتلاتا ہے۔ [موضح]

حق مسئلے کا چھپانا سخت گناہ ہے اوراس پر بڑے عذاب کی وعید آئی ہے۔

عن ابی ھریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سئل عن علم علمه ثم کتمه الجم یوم القیامة بلجام من نار ۔

یعنی''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا جس کو وہ جانتا تھا پھراس نے کسی سبب سے اس کو چھپایا اورظاہر نہ کیا قیامت کواس کے منہ میں دوزخ کی آگ کی لگام دی جائے گی۔'' اللھم احفظنا آمین

احسن الفوائد

❸: محنت سہارنے سے اورنماز سے قوت پکڑو یعنی اُس کی عادت کروتو سب کام دین کے آسان پڑیں گے۔

احادیث التفاسیر

(ف۲): ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیتیں مدینہ والے یہود کے بارے میں اتری ہیں ان کا یہ دستورتھا کہ جو کوئی ان کے اوررشتہ داروں یا دوستوں میں سے مسلمان تھے ان کو کہتے تھے کہ اس شخص کے یعنی پیغمبر ﷺ کے حکم پر چلو کیوں کہ اُن کا دین حق ہے اورحکم سچا ہے۔اورخود

ایمان نہیں لاتے تھے۔ [لباب]

جو لوگ حق بات اوروں کو بتائیں اور آپ عمل نہ کریں ان کے واسطے سخت وعید آئی ہے۔

عن اسامة بن زيد رضى الله عنه انه سمع رسول الله ﷺ يقول يجاء بالرجل يوم القيمة فيلقى فى النار فتندلق اقتابه فيد وربها كما يدور الحمار برحاه ۔

فيجتمع اهل النار عليه فيقولون يا فلان ما شانك الست كنت تامر بالمعروف تنهى عن المنكر فيقول كنت امركم بالمعروف ولا اتيه وانها كم عن المنكر واتيه ۔

یعنی ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت میں بعض شخص ایسا ہوگا کہ اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کی انتڑیاں باہر نکلی پڑی ہوں گی اور دوزخ کی آگ میں چکر کھاتا ہوگا وہ انتڑیاں اُس کے پیچھے لٹکتی جاتی ہوں گی جس طرح خراس کا گدھا خراس کی چکی کو لے کر چکر کھاتا اور گھومتا ہے۔

دوزخی لوگ اُس کو پہچانیں گے اور کہیں گے کہ تجھ کو کیا ہوا تیرا تو یہ حال تھا کہ اور لوگوں کو اچھی باتوں کی نصیحت کرتا تھا اور بری باتوں سے منع کرتا تھا وہ جواب دے گا کہ میں اوروں ہی کو نصیحت کرتا تھا خود عمل نہیں کرتا تھا۔''

قال وانى سمعته يقول يعنى النبى ﷺ مررت ليلة اسرى بى باقوام تعرض شفاهم بمقاريض من نار قلت من هؤلاء يا جبرئيل قال خطباء امتك الذين يقولون ما لا يفعلون ۔ رواه البخارى ومسلم ورواه ابن ابى الدنيا والبيهقى وزاد ويقرؤن كتاب الله ولا يعلمون به ۔

''اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ معراج کی رات میں میرا گزر ایک جماعت کی طرف ہوا کہ اُن کے ہونٹ آگ کی مقراضوں سے کاٹے جاتے تھے۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے وہ واعظ ہیں جو آپ عمل نہیں کرتے اور قرآن شریف کو پڑھتے ہیں لیکن اُس پر عمل نہیں کرتے۔'' [ترغیب:۴۲]

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

مثل الذى يعلم الناس الخير وينسى نفسه كمثل السراج يضيئى للناس ويحرق نفسه ۔ [ترغيب:٤٣]

یعنی ''جو شخص لوگوں کو اچھی باتوں کی نصیحت کرتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا وہ چراغ کی مثل ہے کہ دوسروں کو روشنی دیتا ہے اور اپنا بدن جلاتا ہے۔''

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

اشد الناس عذابا يوم القيامة عالمٌ لم ينفعه علمهٗ۔

یعنی ''قیامت میں سب سے زیادہ عذاب اُن عالموں پر ہوگا جن کو اُن کے علم نے نفع نہ دیا یعنی عمل نہ کیا۔'' [ترغیب:۴۳]

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

ان الرجل لا يكون مؤمناً حتى يكون قلبه مع لسانه سواءً ويكون لسانه مع قلبه سواءً ولا يخالف قوله عمله ويامن جاره بوائقه ۔ [ترغيب:٤٣ باسناد فيه نظر]

یعنی ''کوئی آدمی مومن نہیں ہے جب تک دل اور زبان موافق نہ ہوں یعنی جس کے دل میں کچھ ہے زبان پر کچھ ہے وہ مومن نہیں۔''

یا ارحم الراحمین سب مسلمانوں کو قرآن وحدیث میں غور کرنے اور عمل کرنے کی توفیق دے، آمین۔

احسن الفوائد

❹: بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں پکڑے نہ جائیں گے ہمارے پیغمبر ہم کو چھڑا لیں گے۔

احادیث التفاسیر

(ف۳): جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تو

فرعون نے کہا جب تک صبح کا مرغ نہ بولے تب تک ان کا پیچھا مت کرو اس دن مرغ ہی نہ بولا۔

فرعون نے ایک بکری ذبح کی اور کہا جب تک میں اس کی کلیجی کھاؤں تب تک چھ لاکھ فوج جمع ہو جائے۔ چناں چہ فوج جمع ہو گئی۔

موسیٰ علیہ السلام جب دریا پر پہنچے اُن کے صحابی یوشع بن نون نے کہا اللہ تعالیٰ کا حکم کہاں ہے انہوں نے فرمایا آگے ہے یوشع نے گھوڑا دریا میں ڈال دیا وہ غوطے کھانے لگا وہ واپس آئے اور پھر وہی بات کہی انہوں نے وہی جواب دیا۔ تین دفعہ ایسا ہی ہوا۔

پھر وحی آئی کہ اپنی لاٹھی کو دریا میں مارو۔ موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی دریا پر ماری دریا پھٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے چل نکلے۔

اُن کے پیچھے فرعون مع لشکر دریا میں گھسا جب بیچ میں پہنچا مع سب لشکر کے ڈوب گیا اور موسیٰ علیہ السلام مع بنی اسرائیل کے سلامت نکل گئے۔ اور وہ عاشورے کا دن تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے امام احمد نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کیسا روزہ ہے؟ یہود نے کہا اِس دن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی تھی اور موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کا حق دار میں ہوں پھر آپ نے بھی روزہ رکھا اور سب کو حکم دیا کہ روزہ رکھو۔

اسی کے قریب قریب بخاری مسلم وغیرہ میں روایت آئی ہے۔

(ف۴): یہ وعدہ بنی اسرائیل کے فرعون سے نجات پانے کے بعد ہوا تھا اور وہ چالیس دن ذی قعدہ کا تمام مہینا اور دس دن ذی الحجہ کے تھے۔ پورا قصہ سورہ طٰہٰ و اعراف میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

احسن الفوائد

❺: اس کا قصہ سورۂ اعراف میں اور سورۂ طٰہٰ میں بیان کیا گیا ہے۔
❻: چکوتی وہ حکم جن سے معاملے فیصل ہوں اور روا نا روا معلوم ہو۔

احادیث التفاسیر

(ف۵): کتاب سے مراد توریت شریف ہے اور فرقان سے عصا وید بیضا وغیرہ معجزات مراد ہیں۔ یہ کتاب دینا بھی دریا سے نکلنے کے بعد ہوا ہے جیسا کہ سورہ القصص میں ہے:

﴿ ولقد اتینا موسی الکتاب من بعد ما اهلکنا القرون الاولی بصائر للناس ﴾

❀❀............❀............❀❀

مولانا محمد اسحاق بھٹی کو صدمہ

محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کے داماد جناب محمد علی صاحب ۱۹؍فروری بروز جمعۃ المبارک رات ساڑھے آٹھ بجے وفات پا گئے، انا للہ وانا الیه راجعون ۔مرحوم کی عمر ۶۳ برس تھی۔ چک ۵۳ گ ب ڈھیسیاں ضلع فیصل آباد میں رہائش تھی۔ کچھ عرصے سے علیل تھے۔ انہوں نے پس ماندگان میں بیوہ، پانچ بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہے۔

ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی (جامعہ سلفیہ) نے پڑھائی۔ جنازے میں کثیر تعداد میں احباب جماعت، عزیز واقارب اور اہل علاقہ نے شرکت فرمائی۔ اراکین ادارہ الاعتصام مرحوم کی وفات پر مولانا موصوف سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں۔ [ادارہ]

علم الحدیث کے شائقین متوجہ ہوں

جامع صحیح بخاری کی عربی شرح فتح الباری ابن حجر ۱۴ جلد کا اردو ترجمہ ۳۰؍اجزاء پر مشتمل شائع ہو چکا ہے۔ خواہش مند حضرات مبلغ پانچ ہزار روپے ارسال کر کے منگوا سکتے ہیں۔

[شوکت محمود نور پوری (عربی ٹیچر)، سلیم ماڈل سکول لوئر مال۔ لاہور]

❀❀............❀............❀❀

درسِ حدیث

توفیق الباری

"الادب المفرد" للبخاری کا اردو ترجمہ مع تشریحات وفوائد

از حضرت نواب سید صدیق حسن خان صاحب رحمہ اللہ

تسہیل: حافظ محمد اشرف سعید (نیو کرول شالامار باغ۔ لاہور)

باب: عیادۃ المرضٰی

مریضوں کی عیادت کے بیان میں

۵۲۴۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَصْبَحَ الْیَوْمَ مِنْكُمْ صَائِمًا ؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا ؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: ((مَنْ اَطْعَمَ الْیَوْمَ مِسْكِیْنًا؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا۔ قَالَ مَرْوَانُ: بَلَغَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَا اجْتَمَعَ هٰذِهِ الْخِصَالُ فِیْ رَجُلٍ فِیْ یَوْمٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [صحیح مسلم]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تم میں سے کون روزہ دار ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں (روزہ دار ہوں)، فرمایا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے، فرمایا: آج تم میں سے کون جنازے پر حاضر ہوا، ابوبکر نے کہا میں، فرمایا: آج کس نے تم میں سے مسکین کو کھانا کھلایا۔ ابوبکر نے کہا میں نے، راوی مروان بن معاویہ کہتے ہیں مجھے یہ حدیث اس طرح پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی شخص میں یہ خصال ایک دن کے اندر جمع ہو جائیں وہ جنتی ہے۔"

فائدہ: چار خصلتیں: صوم، عیادت مریض، شہود جنازہ، اطعام مسکین۔ طالب آخرت اگر چاہے تو ان کو ایک دن میں جمع کر سکتا ہے۔ اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے ایک ہی دن میں کتنے خیر کے کام کیے اسی سلسلہ کی حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے سلیمان بن یسار کی ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں جب اللہ کریم اپنے کسی بندے کو جنت میں داخل کرنا چاہیں تو ان میں سے کوئی خصلت اس کے اندر پیدا کر دیتے ہیں۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا ان میں سے کون سی خصلت مجھ میں ہے تو آپ نے فرمایا: ابوبکر تم ان سب خصال کے جامع ہو۔

۵۲۵۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی أُمِّ السَّائِبِ وَهِیَ تُزَفْزِفُ، فقالَ: ((مَا لَكِ ؟)) قَالَتْ: اَلْحُمّٰی اَخْزَاهَا اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَهْ لَا تَسُبِّیْهَا فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَایَا الْمُؤْمِنِ كَمَا یُذْهِبُ الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ)) [صحیح مسلم]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب کے پاس آئے، وہ بخار کی وجہ سے کانپ رہی تھیں۔ آپ نے پوچھا کیا حال ہے؟ کہا بخار ہے اللہ اس کو رسوا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا چپ ہو جا بخار کو گالی نہ دے وہ مومن کی خطاؤں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کو میل سے صاف کر دیتی ہے۔"

۵۲۶۔ عن أبی هریرة، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((یَقُوْلُ اللّٰهُ: اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ، قَالَ فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ وَكَیْفَ اسْتَطْعَمْتَنِیْ وَلَمْ أُطْعِمْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ اَمَّا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ

كُنْتَ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ، فَقَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ، فَلَوْ كُنْتَ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، أَوْ وَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ ؟)) [صحيح مسلم]

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے پوچھے گا اے ابن میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ! تو نے مجھ سے کس طرح کھانا مانگا تھا اور میں نے تجھے نہ کھلایا تو تو ربّ العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا تو نہیں جانتا اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے نہ پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ! میں آپ کو کس طرح پلاتا تو ربّ العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا تو نہیں جانتا اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس پانی کو میرے پاس پا لیتا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ میں کس طرح تیری عیادت کرتا تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے نہ جانا میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اس کو میرے پاس پاتا یا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔''

فائدہ: اس حدیث میں بھوکوں پیاسوں کو کھانا کھلانے، بیماروں کی عیادت وخبر گیری کرنے کی ترغیب دی ہے۔ غور وفکر کرنے سے پتا چل جاتا ہے دین اسلام میں ان معاشرتی اعمال اور حاجت مندوں کی خدمت واعانت کی کس قدر اہمیت ہے جو خدمت خلق کے ان کاموں کو بجالائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو اس کے پاس پائے گا۔ اسے خدا مل جائے گا اللہ توفیق دے۔ [محمد اشرف]

۵۲۷۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ))

''ابوسعید سے مرفوع آیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیمار کی عیادت کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو تم کو آخرت یاد دلائیں گے۔''

۵۲۸۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ: عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَشُهُوْدُ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ، إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ))

''حصرت ابوہریرہ سے مرفوع آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں وہ ہیں جو مسلمان پر حق ہیں: عیادت مریض، جنازے میں شرکت اور چھینکنے والے کا جواب دینا جب وہ الحمد للہ کہے۔'' (اگر حمد نہ کرے تو پھر جواب دینا بھی حق نہیں ہے۔)

باب: دعاء العائد للمريض بالشفاء

عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے شفا کی دعا کرنا

۵۲۹۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ثَلَاثَة من بني سعد ...... كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ ...... أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ يَعُوْدُهُ بِمَكَّةَ فَبَكٰى فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيْكَ ؟)) قَالَ: خَشِيْتُ أَنْ أَمُوْتَ بِالْأَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدٌ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا)) فَقَالَ: لِيْ مَالٌ كَثِيْرٌ يَرِثُنِي ابْنَتِيْ، أَفَأُوْصِيْ بِمَالِيْ، كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَبِالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَالنِّصْفُ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: ((اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ، وَنَفَقَتُكَ عَلٰى

عِيَـالِكَ صَدَقَةٌ، وَمَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ طَعَامِكَ لَكَ صَـدَقَةٌ، وَإِنَّكَ اَنْ تَـدَعَ اَهْـلَكَ بِـخَيْرٍ ...... اَوْ قَـالَ: بِـعيـشٍ ...... خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعُهُمْ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ)) وَقَالَ بِيَدِهٖ۔

''حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے مجھ کوسعد کے تینوں بیٹوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ سعد رونے لگے، فرمایا: تو کیوں روتا ہے؟ کہا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں مر نہ جاؤں اس زمین میں جہاں سے میں نے ہجرت کی ہے جیسے کہ سعد بن خولہ مکہ مکرمہ میں فوت ہوگئے۔ آپ نے تین بار فرمایا: اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما۔ پھر حضرت سعد نے عرض کیا میرے پاس بہت مال ہے اور فقط ایک بیٹی ہی میری وارث ہے۔ کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا: نہیں، کہا دو ثلث کی؟ کہا: نہیں، کہا نصف کی؟ کہا: نہیں، کہا ثلث کی؟ فرمایا: ہاں ثلث کی کردو، ثلث بہت ہے۔ تیرا صدقہ کرنا تیرے مال سے صدقہ ہے اور تیرا خرچ کرنا تیرے عیال پر صدقہ ہے اور جو کچھ تیری بیوی تیرے مال میں سے کھائے گی وہ صدقہ ہے اگر تو اپنے اہل وعیال کو مال دار یا عیش میں چھوڑ جائے گا تو یہ بہتر ہوگا۔ اس سے کہ تو ان کو ایسے حال میں چھوڑے گا کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھیک مانگتے ہوں۔'' ہاتھ سے اشارہ کیا

باب: فضل عيادة المريض

بیمار کی عیادت کرنے کی فضیلت کے بیان میں

۵۳۰۔ عَـنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ قَالَ: مَنْ عَادَ اَخَاهُ كَانَ فِيْ خُرْفَةِ الْـجَـنَّةِ، قُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ: مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَـالَ: جَـنَـاهَـا، قُـلْـتُ لِاَبِـيْ قِلَابة: عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ اَبُواَسْمَاءَ؟ قَالَ: عَنْ ثَوْبَان، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

''حضرت ابواسماء بیان کرتے ہیں جو کوئی اپنے بھائی کی عیادت کرے گا وہ جنت کے باغوں میں ہوگا۔ میں نے ابوقلابہ سے پوچھا خرفہ جنت کیا ہے؟ کہا جنت کے میوے (پھل)، پھر میں نے ابوقلابہ سے پوچھا ابواسماء نے کس سے اس حدیث کو بیان کیا ہے تو انہوں نے کہا حضرت ثوبان سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔''

۵۳۱۔ حـدَّثَـنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْمَثَّنٰى ...... اَظنه ابن سعد ...... قال: حدثنا اَبُو قِلَابَةَ، عن ابى الْاَشْعَثِ، عـن اَبِـيْ اَسْمَاءَ الرَّحبى، عن ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ...... نحوه۔ [صحيح]

''یہ حدیث اسی طرح دوسرے طریق سے بھی ابواسماء رجبی نے ابوثوبان سے مرفوعا بیان کی ہے۔''

باب: الحديث للمريض والعائد

عیادت کرنے والوں سے مریض کا حدیث بیان کرنا

۵۳۲۔ حـدَّثَنا عبدُ الحميد بن جعفر قال: أخبرني أبـي أنّ أبـا بكر بن حزم ومُحمّدَ بْنَ الْمنُكَدِرِ، فِي نـاسٍ من أَهْلِ الْمَسْجِدِ، عَادُوا عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ بْنِ رَافِـعِ الْاَنْصَارِيّ، قَالُوا: يَا أَبَا حَفْصٍ! حَدَّثْنَا، قَالَ: سَـمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَـقُـوْلُ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى إِذَا قَعَدَ اسْتَقَرَّ فِيْهَا)) ۔ [صحيح]

''عبدالحمید بن جعفر کہتے ہیں کہ ابوبکر بن حزم اور محمد بن منکدر نے مسجد کے چند ساتھیوں کے ساتھ عمر بن الحاکم رافع انصاری کی عیادت کی اور کہا اے ابوحفص (ان کی کنیت ہے) ہمیں حدیث بیان کرو، وہ کہنے لگے میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے بیمار کی عیادت کی وہ رحمت میں داخل ہوگیا جب وہ مریض کے پاس بیٹھا تو گویا اس نے رحمت میں مستقل قرار حاصل کرلیا۔''

❀❀............❀............❀❀

قند مکرر

مولانا عطاء اللہ حنیف اور اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت

حافظ محمد لطیف سلیمی، اسلام آباد

پاکستان کی عدلیہ چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری کی سربراہی میں آئین اور قانون کی بالادستی کا علم بلند کر رہی ہے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت ''اسلامی نظریاتی کونسل'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ پاکستانی معاشرے کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرنا جس کی ذمہ داری قرار دی گئی۔ اس ادارے کی مختلف موضوعات پر پیش کردہ سفارشات ہمیشہ تعویق و تعطل کے سردخانے میں ڈال دی جاتی رہیں۔ اس سے قبل مجلس دستور ساز کے لیے تمام مسالک کے علماء نے ۲۲ نکات متفقہ طور پر ترتیب دے کر مجلس دستور ساز کو بھیجے تھے۔ یہ ۲۲ نکات ...... جو کہ آئین پاکستان کی اساس ہیں ...... ادارے میں دے دیئے گئے ہیں۔ نیز مرحوم جنرل ضیاء الحق کے دور میں اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی کا ہلکا سا خاکہ ذیل کے مضمون میں نظر آ سکتا ہے کہ الاعتصام کے مؤسس مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ بھی اس کے رکن رکین رہے۔ مضمون نگار چوں کہ اس ادارے سے منسلک اور اراکین کی کوششوں سے واقف تھے اس کی روشنی میں انہوں نے یہ مضمون الاعتصام کی ''اشاعت خاص بیاد مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ'' میں لکھا تھا یہ مضمون ہم اس اشاعت سے نقل کر کے شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ ع
ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستاں میں۔ کے مطابق الاعتصام کی خدمات کا تذکرہ بھی محفوظ ہو جائے۔ امید ہے کہ عدلیہ آئین کی پاسداری کرتے ہوئے ۲۲ نکات اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو بھی پیش نظر رکھے گی۔ [الاعتصام]

اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے جس کا مقصد وحید پاکستانی معاشرے کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے ایسی سفارشات حکومت کو پیش کرنا ہے جن کے نفاذ سے معاشرہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلامی رنگ میں رنگا جائے۔ اور یہاں کے معاشرتی، قانونی، تعلیمی، معاشی اور سیاسی ادارے ان سفارشات/تجاویز کو عملی جامہ پہنا کر ایسا ماحول پیدا کرنے کے لیے حالات سازگار بنائیں جس کا خواب بانیانِ پاکستان اور مسلمانانِ ہند نے حصولِ وطن کے لیے کی جانے والی جدوجہدِ آزادی میں دیکھا تھا۔

عصر حاضر کے معاشرہ تار و پود کے لحاظ سے کسی ایک یا چند عوامل سے منظّم نہیں ہوتا بلکہ متعدد داخلی و خارجی عوامل سے، جن میں قومی و بین الاقوامی اثرات بھی کارفرما ہوتے ہیں، قائم ہوتا ہے۔ تاہم ان تمام عوامل میں سب سے اہم کسی ملک کا آئین اور قانونی ڈھانچہ ہوتا ہے جس کو وہاں کی ہیئت حاکمہ ریاستی ذرائع اور وسائل سے بروئے کار لاتی ہے۔ اس لیے اسلامی نظریاتی کونسل کی دیگر ذمہ داریوں میں ایک ذمہ داری رائج الوقت قوانین کی اسلامی زاویہ نظر سے جانچ پڑتال بھی ہے۔

اگرچہ اسلامی نظریاتی کونسل کے فرائض کے حامل ادارے کا تصور سب سے پہلے ۱۹۵۶ء کے آئین میں دیا گیا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کے مخصوص حالات کے پیش نظر ۱۹۵۶ء کا آئین پورے طور پر نفاذ پذیر نہ ہوا تھا کہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں اس کی بساط لپیٹ دی گئی۔ اس کے بعد ۱۹۶۲ء کے آئین کے نفاذ کے بعد یکم اگست ۱۹۶۲ء کو اسلامی مشاورتی کونسل کے عنوان سے ایک ادارہ قائم کر دیا گیا جس کے سربراہ فیڈرل کورٹ (سپریم کورٹ) کے ایک ریٹائرڈ جج تھے۔ اس کونسل میں ملک کے بعض ماہرین قانون، فقہ تعلیم اور سیاسیات شامل کیے گئے تھے۔ اس ہیئت ترکیبی کے ساتھ کونسل کی ہر تین سال کے بعد تشکیل ہوتی گئی۔

ماہرین فقہ کی نمائندگی کے لحاظ سے آئین میں اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ ملک کے چاروں مسلمہ مکاتب فکر یعنی دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور اہل تشیع کے نمائندوں کو کونسل میں نمائندگی ملتی رہے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے نفاذ کے بعد چیف جسٹس پاکستان جناب

حمودالرحمٰن کی سربراہی میں فروری ۱۹۷۴ء میں قائم ہونے والی کونسل میں مسلک اہل حدیث کے نمائندہ کی حیثیت میں مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کو کونسل کا رکن مقرر کیا گیا۔ موصوف ۱۹۸۰ء تک کونسل کے رکن رہے۔ اس کے بعد ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء کو مسلک اہل حدیث کی نمائندگی کا اعزاز مولانا محمد عطاء اللہ حنیف ایسی درویش منش علمی شخصیت کو حاصل ہوا۔

مولانا مرحوم سے احقر کی ملاقات گو پہلے سے تھی۔ کیوں کہ احقر کو اسلامی نظریاتی کونسل سے جون ۱۹۶۸ء سے وابستہ ہونے کی وجہ سے علمی معاملات اور فقہی مسائل کے حل کے سلسلے میں دیگر علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کی خدمت میں اکثر و بیشتر حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جس چیز نے مجھے حضرت مولانا کے بارے میں زیادہ متاثر کیا وہ ان کی علم دوستی تھی۔ کیوں کہ جس وقت بھی احقر ان کے دولت خانے پر یا ان کے ادارہ میں حاضر ہوا تو بلا کسی تکلف، تامل یا تاخیر کے مولانا نے باقی کام چھوڑ دیے اور احقر کی پذیرائی فرمائی۔ اگر کسی مسئلہ کے بارے میں آپ کی رائے پوچھی گئی تو آپ نے بلا کسی تردد کے فوری طور پر اس مسئلے پر روشنی ڈالنی شروع کر دی۔ اگر کسی مسئلے پر کسی کتاب کا حوالہ پوچھا گیا۔ آپ نے نہ صرف وہ کتاب مہیا فرما دی بلکہ کتب خانہ سے تلاش کرنے میں بنفس نفیس مدد فرمائی۔

کتاب اہل علم کے لیے ہتھیار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لیے اکثر و بیشتر علماء دوسرے کو کتاب عاریۃً دینے میں متامل نظر آتے ہیں یا بخل کا ثبوت دیتے ہیں (الا ماشاء اللہ) خصوصاً کسی نایاب کتاب کے بارے میں ان کا رویہ انتہائی بخیلانہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں کتاب مستعار لینے والے اور عاریتاً دینے والے دونوں حضرت ہی مورد الزام ہیں۔ کیوں کہ اگر کسی صاحب نے اپنی کتاب کسی دوسرے کو برائے مطالعہ عاریتاً دے دی تو شاید ہی اس کی واپس کی کوئی صورت نکل سکے۔ شاید اسی بناء پر یار لوگوں نے یہ مقولہ گھڑ رکھا ہے کہ کتاب کی چوری، چوری نہیں کہلاتی۔ اس صورت حال کے باوجود علم کے حقیقی سرپرست اور قدر دان حضرات پر ان حالات اور کیفیات کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور مولانا مرحوم اس زمرے کے علم کے حقیقی قدر دانوں میں سے تھے جو براہ راست یا بذریعہ کتاب ایسی فیضیابی میں بڑے فیاض واقع ہوئے تھے۔ چناں چہ ایک دفعہ اسلامی نظریاتی کونسل میں انشورنس کے بارے میں ۱۹۷۴ء میں ایک مقالے کی تیاری کے سلسلے میں ایک کتاب کے چند حوالوں کی تصدیق کے لیے مولانا کے ہاں جانا ہوا۔ اس وقت مولانا سے میری کوئی زیادہ شناسائی نہیں تھی۔ بندہ نے متعلقہ کتاب کا حوالہ دیکھنے کے لیے آپ سے پوچھا کہ فلاں کتاب (التراتیب الادار یہ للکتانی) سے کوئی حوالہ دیکھنا ہے یہ کتاب کہاں مل سکتی ہے۔

چونکہ یہ کتاب پنجاب پبلک لائبریری، پنجاب یونیورسٹی، اسلامی نظریاتی کونسل کی لائبریری میں کہیں نہیں تھی۔ اس لیے آپ سے پوچھنے کے لیے گیا تھا۔ آپ فوراً مجھے گھر لے گئے اور کتاب میرے ہاتھ میں تھما دی اور فرمایا یہ لو کتاب اور اس میں جو جو چیزیں آپ نے دیکھنی ہیں، دیکھ کر واپس کر دیجیے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت میں کتاب اپنے گھر لے جاؤں، تو فرمایا، ہاں ہاں آپ لے جائیں۔ اطمینان سے مطلوبہ حوالے نوٹ کر کے واپس کر دیجیے گا۔ بندہ بہت حیران ہوا۔ چوں کہ یہ کتاب بہت عرصہ تک نایاب کتابوں میں شمار ہوتی تھی۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے قیام سے بہت بعد اس کی لائبریری میں شامل ہوئی۔ اس سے پہلے یہ کتاب لاہور اور اسلام آباد کے شاید ہی کسی عالم کے پاس موجود ہو۔ ایسی نایاب کتاب کا ایک اجنبی آدمی پر اعتماد خود کتاب دینے والے کی شرافت اور علم دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس واقعہ سے مولانا نے انتہائی علم دوستی کا تاثر چھوڑا۔

اس کے بعد متعدد مواقع پر نواب صدیق حسن خان کی کتاب کے نایاب نسخوں کے بارے میں تحقیقی زاویہ نظر سے کچھ حوالے دیکھنے کے لیے بار بار حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تو جس جس کتاب کی بھی ضرورت پڑی، مولانا بلا تاخیر احقر کو اپنی شفقت سے نوازتے ہوئے کتابیں مہیا فرما دیتے۔ ایل ایل ایم شریعہ کے آخری سال کے تحقیقی مقالے ''الاقضية الجنائية في عصر النبي والخلفاء الراشدين'' کی تیاری کے سلسلے میں معلوم ہوا کہ ابوالفرج المالکی غرناطی کی کتاب ''اقضية الرسول'' کے علاوہ نواب مرحوم کی ایک کتاب ''بلوغ السئول في اقضية الرسول'' کے عنوان سے اسی موضوع پر موجود ہے۔ تلاشِ بسیار کے بعد معلوم ہوا کہ وہ دارالدعوۃ السّلفیہ کے مکتبہ میں ہے جو حضرت مولانا کی ذاتی کتابوں سے قائم کیا گیا تھا۔ مولانا نے بلا کسی حیل وحجت وہ کتاب نکال کر حوالے کر دی یہ خیال نہ کیا کہ اسلام آباد کے رہنے والے شخص سے یہ کتاب واپس نہ ہونے کی صورت میں تاخیر بھی ہو سکتی

ہے یا کسی اورطرح سے ایسی نایاب کتاب گم بھی ہوسکتی ہے۔

مال ودولت انسان کی بہت بڑی کمزوری ہے۔اس حقیقت کوتسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا نہایت موثر علاج بھی اسلام میں ہی ملتا ہے۔چناں چہ جہاں اسلام نے مال ودولت کوانسان کے لیے بھلائی اور نعمت قرار دیا ہے وہاں حکیم انسانیت نے اپنی ذاتی مثال اورتربیت روحانی سے اپنے پیروکاروں کی نظر میں اس کو پرکاہ بنادیا۔دولت اور مالی منفعت کو اللہ کی خوشنودی، اس کی مخلوق کی بھلائی کے لیے موقوف رکھنے کے اس رجحان نے ہر دور کے مسلمانوں میں لکھ لٹ فقیر اور درویش پیدا کیے۔

مولانا کا شمار ایسی ہی درویش منش ہستیوں میں ہوتا ہے اور احقر کے تجربہ کے مطابق آپ نے کبھی بھی ناجائز کوڑی تک اپنے رزق میں شامل نہیں ہونے دی اور مالی لین دین اور معاملات میں انتہا درجے کے محتاط واقع ہوئے ہیں۔اس رائے کو کسی صاحب کی تحقیر یا تنقیص پر محمول نہ کیا جائے۔ تاہم یہ ایک حقیقت اور تعجب خیز بات ہے کہ جہاں تک حضرت مولانا کے کونسل سے مالی معاملات کا تعلق ہے۔آپ ناواجب خرچ یا کمائی سے انتہائی حد تک محتاط رویے کے حامل واقع ہوئے تھے۔کونسل کی تیس سالہ ملازمت میں اس ناچیز کو بلند پایہ علمائے کرام، دانشوران اور پیران طریقت سے واسطہ پڑا ہے۔ان میں بھی یقیناً بہت قابل احترام حضرات ہوئے ہیں۔تاہم حضرت مولانا اس سلسلے میں ممتاز رویہ کے حامل پائے گئے۔

یہ ایک ریکارڈ کی بات ہے کہ اگر آپ نے اپنے گھر (شیش محل روڈ سے) بس اڈے کا سفر تانگے پر کیا تو آپ نے تانگے کی سواری کا خرچہ لیا۔ اگر آپ نے لاہور سے راولپنڈی تک کا سفر بس میں کیا۔تو آپ نے بس کا کرایہ ہی لیا۔نہ آپ کبھی اس احساس کا شکار ہوئے کہ بحیثیت رکن کونسل ان کو وفاقی سیکرٹری کے مساوی سفر خرچ وسہولتیں حاصل ہیں اس لیے خواہی نخواہی وہی خرچہ لینا چاہیے۔نہ آپ نے کبھی اس کا خیال کیا کہ دفتر کونسل آپ کو لازمی طور پر سواری مہیا کرے۔چناں چہ ایک بار ''موجود نظام عدل کی اصلاح کے لیے کونسل کی قائم کردہ ذیلی کمیٹی'' کا مؤرخہ ۳ ستمبر ۱۹۸۳ء کو لاہور میں شیخ غیاث محمد کے گھر اجلاس ہونا تھا۔آپ کے فالج زدہ ہونے کی بناء پر ممبران کمیٹی نے آغازِ اجلاس سے پہلے آپ کے ہاں حاضری دی۔ اس کے بعد اجلاسوں میں شرکت کے لیے سرکاری گاڑی کی سہولت مہیا کرنے کے باوجود آپ نے باصرار اپنے ذرائع سے مقام اجلاس تک آنے جانے کا اہتمام کیا۔ان واقعات سے قرونِ اولیٰ کے ان بزرگانِ دین کے اسوہ واخلاق کی یاد تازہ ہوگئی جنہوں نے تحصیل علم یا تبلیغ دین کے لیے سفر وحضر، صحت وبیماری اور کسی دیگر رکاوٹ کو کبھی اپنے ذوق وجذبہ کے لیے رکاوٹ نہ بننے دیا۔اس کے بعد مولانا کی صحت ٹھیک نہ تھی۔اسلامی نظام حکومت کے سلسلے میں کونسل کی رپورٹ کی تیاری کے مراحل میں شدید تکلیف کے باوجود مولانا اسلام آباد تشریف لائے۔آپ نے اپنی خرابی صحت کے باوجود کونسل کی کارروائی میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیا۔کسی موقع پر نقاہت، ضعف یا تکلیف نے آپ کو اس کا شکار نہ ہونے دیا کہ دوسرے حضرات کی آراء کے ساتھ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے جائیں۔ چناں چہ جن جن معاملات پر آپ کو اختلاف تھا۔آپ نے باقاعدہ ان پر اختلافی رائے دی۔ایسی حالت میں اس قدر مستعدی کا ثبوت مولانا کی دین سے وابستگی اور فنافی الاسلام ہونے کی منہ بولتی شہادت ہے۔

حضرت مولانا بلند پایہ عالم دین، درویش منش فقیہ ایک سچے اور کھرے مسلمان تھے۔مسلک اہل حدیث یا سلفی ہونے کے باوجود احقر نے آپ میں اپنے مسلک کے حق میں کبھی عصبیت محسوس نہ کی۔

آج کل قحط الرجال کی وجہ سے معمولی پڑھے لکھے لوگ بھی اپنے علم وتقویٰ کی دھاک بٹھانے کے لیے جبہ اور دستار، وضع قطع کا سہارا لینے کے ساتھ ساتھ اپنے دو ایک حواری یا بستہ بردار خادم رکھنا اپنے لیے فخر تصور کرتے ہیں جب کہ مولانا اپنے تمام تر تبحر علمی، تقویٰ، دیانت اور شرافت کے ساتھ ساتھ ایسی جھوٹی اور نمائشی کروفر کے قریب بھی نہ پھٹکتے تھے۔معمولی سے کرتے اور دھوتی کے ساتھ چپل استعمال کرتے۔ کندھے پر ایک رومال اور کپڑے کی ٹوپی آپ کا ممتاز شعار تھا۔ایک اجنبی آدمی پر آپ کی وضع قطع دیکھ کر آپ کی علمیت کی دھاک بیٹھتی تھی، نہ دیکھنے والا اس سے مرعوب ہوتا تھا کہ اس کے سامنے ایک ایسی شخصیت آرہی ہے جو کئی بلند پایہ کتابوں کے مصنف ہی نہیں، صحاح ستہ میں سے بعض کتب حدیث کے شارح اور ان پر تعلیق کرنے والے محدث ہیں۔ مولانا کی یہ سادگی غالباً ایک فرمانِ رسول ﷺ کے پیش نظر تھی کہ ''جس شخص نے شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اس کو روزِ قیامت ذلت کا لباس

پہنائے گا۔'' غالبًا یہی وجہ تھی کہ موصوف روایتی علمائے دین کا لباس پہن کر شہرت اور علمیت کی دھاک بٹھانے سے بالکل محترز رہے۔

علمی اور فقہی معاملات میں دقت نظر کا یہ عالم تھا کہ اسلامی نظام حکومت کے بارے میں امیدوار رکنیت مجلس شوریٰ کی اہمیت کے سلسلے میں کونسل نے یہ شرط لگائی کہ ایسا شخص فسق میں مشہور نہ ہو۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ جملہ مبہم اور مجمل ہے اس میں اس بات کا ذکر ہونا چاہیے کہ خصوصاً تارک صلوٰۃ، زکوٰۃ، روزہ اور حج نہ ہو۔

پاکستان میں دینی حلقوں کی طرف سے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اسلامی نظام قائم کیا جائے یعنی سرکاری طور پر ایسے قوانین، قواعد وضوابط اور اقدامات نافذ العمل ہوں کہ معاشرہ مجبور ہوجائے کہ منکرات اور برائیاں مٹ جائیں یا کم ہوجائیں اس پر مولانا سے کئی بار گفتگو ہوئی۔ آپ کا فرمانا تھا کہ اصلاحِ معاشرہ کا کام انقلاب رسالت کے انداز میں ہی ممکن ہوسکتا ہے۔ اگرچہ ویسا معاشرہ تو کسی صورت معرض وجود میں نہیں آسکتا جیسا رسالت مآب ﷺ کے زیر سایہ اور خلفائے راشدین کے دور میں سامنے آیا تھا کیوں کہ وہ تو آنجناب کا معجزہ تھا۔ اب نہ تو ویسا معاشرہ قائم ہوسکتا ہے نہ ویسے لوگ پیدا ہوسکتے ہیں۔ ہاں امت مسلمہ میں اہل خیر کے پاکٹس Pockets یا گروہ ہوسکتے ہیں جو اپنے طور پر اسوۂ رسالت کے مختلف پہلوؤں کے نمونہ ہوں لیکن بحیثیت مجموعی معاشرہ کے خدوخال ڈھانچہ اور تاروپود کا وہ انداز جو عہدی نبوی میں متمیز ہوا وہ کبھی نہیں ہوسکتا۔

تاہم آپ کا خیال تھا کہ اسوۂ رسالت کے مطابق اگر ارباب حل وعقد عملی نمونہ پیش کریں۔ معاشرتی اقدار اور نظام تعلیم وتربیت میں اخلاقیات روحانی تزکیہ پر توجہ دی جائے تو انقلاب قانونی کی بجائے روحانی برپا ہوسکتا ہے۔ قانونی ضابطوں سے انقلاب برپا نہیں ہوتے۔ کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے قانونی حربوں اور جبر وتسلط سے اصلاح نہیں کی بلکہ محبت وشفقت، ترغیب، تلقین، تعلیم اور تزکیہ اور تربیت سے کی۔

اگرچہ کونسل کے ساتھ مولانا کی وابستگی کا عرصہ بہت محدود رہا اور اس میں بھی زیادہ عرصہ آپ علیل رہے تاہم ان کی رکنیت کے دوران جب صحت نے اجازت دی اور آپ کونسل کی میٹنگوں میں شریک ہوسکے اس میں آپ نے بھرپور معاونت فرمائی۔ جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ مؤرخہ ۳ اور ۴ ستمبر ۱۹۸۳ء کو نظامِ عدل کے بارے میں ذیلی کمیٹی کے لاہور کے اجلاس میں باوجود خرابی طبع کے آپ نے شرکت فرمائی اور میٹنگ میں زیر غور موضوعات ''اسلامی نظامِ قضا میں وکلاء اور ججوں کا مقام اور کردار'' موجودہ عدالتی نظام کی اسلامی نظام قضاء سے تطبیق ''خصوصاً اسلامی نظامِ عدل کا منشا اور صلح کی اہمیت۔ اسلامی معاشرے میں باہمی رواداری اور برداشت کے جذبات کا فروغ ......کورٹ فیس واخراجات مقدمہ، قانونی تعلیم اور نصاب، حکام عدالت کی تربیت، عدالتی اور انتظامی اختیارات کی علیحدگی عدالتوں میں مفتیان کا تقرر ......عدالتی افسران جلیس کے مشاہرے اور مراعات محکمہ احتساب کے اختیارات اور وسعت ...... پیشہ وکالت کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں آپ نے کمیٹی کو اپنی وقیع اور عالمانہ آراء سے بھرپور فائدہ پہنچایا۔

ایک اور بات جو آپ کو دیگر اہل علم سے ممتاز اور ممیّز کرتی ہے یہ ہے کہ آپ کسی معاملے میں صاحب رائے ہونے کے باوجود اظہار رائے کے بعد اپنی رائے منوانے کے لیے بحث ومباحثہ یا زور نہیں دیتے تھے۔

جس طرح بہت سی دیگر باتوں میں حضرت مولانا دوسرے علمائے کرام سے متمیز روش کے حامل تھے اسی طرح آپ نے کونسل کی رکنیت کے بارے میں بھی ممتاز رویہ اختیار کیا۔ اگرچہ ایسی مثالیں شاذ نہیں بلکہ عام رہی ہیں کہ کوئی معزز رکن خرابی صحت کے باوجود کونسل کی رکنیت سے چمٹے رہے خواہ وہ مہینوں تک کونسل کے کام اور اجلاسوں میں شریک نہ ہوسکے۔ مولانا خرابی صحت کے باوجود اگر کونسل کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لینے کے قابل رہے تو آپ نے رکنیت باقی رکھی لیکن جب آپ نے محسوس کیا کہ آپ کی صحت، سرگرمی سے کونسل کے کام میں حصہ لینے میں حائل ہے تو آپ نے بلاحیل وحجت کونسل کی رکنیت ایسے اعزاز سے چمٹے رہنے کی بجائے استعفیٰ دے کر کسی دوسرے صاحب علم کے لیے جگہ خالی کردی۔ ایسی بے نفسی کی مثال کونسل کی اٹھائیس سالہ تاریخ میں مولانا اور جناب جسٹس ریٹائرڈ قادر بخش اعوان کے علاوہ تیسری کوئی نہیں ملتی۔ اس طرح آپ نے کونسل کی رکنیت کے محدود عرصے کے دوران جہاں بہت سی وقیع علمی خدمات انجام دیں وہاں کونسل میں اعلیٰ اقدار اور کردار وعمل کے امتیازی رویے کے انمٹ نقوش چھوڑے۔

حق مغرت کرے عجب آزاد مرد تھا

اللھم نور قبرہ

حاصل مطالعہ

علامات قیامت

محمد عبدالرزاق ساجد

قیامت کا علم ان علوم خمسہ میں سے ایک ہے جس کی خبر کسی نبی پیغمبر، جن وانس کو ہے اور نہ کسی ملک مقرب یا فرشتے کو ﴿ انما علمها عندالله ﴾ اس کا علم صرف اور صرف ذات باری تعالیٰ اور علام الغیوب کے پاس ہے...... گاہے گاہے اخبار و جرائد میں نجومی حضرات اور مختلف جہات سے وقوع قیامت کی تحدید کی خبریں گردش کرتی رہتی ہیں۔ جیسا کہ ۲۰۰۰ء کو قیامت کا سال قرار دیا گیا اور اب ۲۰۳۰ء کے حوالے سے کچھ ایسے شوشے چھوڑے جا رہے ہیں۔ قیامت کب آئے گی؟ اس کی خبر کتاب وسنت میں کہیں بھی نہیں دی گئی۔ اس کا علم صرف اللہ ربّ العزت کے پاس ہے۔ لہٰذا اس کی تحدید انسانی دائرہ کار سے خارج امر ہے۔ البتہ اس سے قبل شریعت اسلامیہ نے کچھ آثار وعلامات اور نشانیاں بتائی ہیں۔ جب تک ان کا وقوع نہیں ہو جاتا، قیامت واقع نہیں ہوگی۔ سطور ذیل میں ان نشانیوں کا بالاختصار تذکرہ کیا جاتا ہے۔

سید الکونین ﷺ فرماتے ہیں:

قیامت نہیں آئے گی جب تک زلزلوں کی بھرمار نہ ہو جائے۔

وَتَكْثُرَ الزّلازِلُ ۔ [صحيح البخاری: ۱۰۳۶۔عن ابی هريرة رضی الله عنه]

جب تک پہاڑ اپنی جگہوں سے ہل نہ جائیں گے۔

حَتّٰى تزولَ الجبالُ عَنْ اماكنها ۔ [المعجم الكبير للطبرانی: ٦٧١٤۔ عن سمرةؓ]

جب تک (بے برکتی کی وجہ سے) وقت تیزی سے نہ گزرنے لگے

وَيَتَقَارَبُ الزَّمان ۔ [صحيح البخاری: ۱۰۳٦۔ عن ابی هريرة]

جب تک بازار قریب نہ بننے لگیں گے۔

وَتَتَقَارَبُ الْاَسْوَاقُ ۔ [سلسله صحيحه: ۲۷۷۲ عن ابی هريرة]

جب تک علم کو اٹھا نہ لیا جائے۔

لا تقوم الساعة حتی يقبض العلم ۔ [صحيح بخاری: ۱۰۳٦، عن ابی هريرة]

جب تک جہالت کا دور دورہ نہ ہو جائے۔

وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ ۔ [صحيح البخاری: ٦٨٠٨۔ عن انس]

جب تک فتنوں کا ظہور نہ ہونے لگے گا۔

وتظهر الفتن ۔ [صحيح البخاری: ۱۰۳٦۔ عن ابی هريرة]

جب تک جام لنڈھائے نہ جانے لگیں۔

وَيُشْرَبُ الْخَمر ۔ [صحيح البخاری: ٦٨٠٨۔عن انس]

جب تک زنا عام نہ ہو جائے۔

ويظهر الزّنا ۔ [صحيح البخاری: ٦٨٠٨۔عن انس]

جب تک مرد عورتوں سے کم نہ ہو جائیں۔

ويقلّ الرجالُ ويكثُرَ النساءُ حتی يكون للخمسين امرأة القيّم والواحدة ۔ [صحيح البخاری: ٦٨٠٨۔عن انس]

جب تک قتل وغارت گری کی بھرمار نہ ہو جائے۔

ويكثر الْهَرْجُ ۔ وهو القتل ۔ [صحيح البخاری: ۱۰۳٦۔عن ابی هريرة]

جب تک مال ودولت کی فراوانی نہ ہو جائے۔

حتّی يكثُرَ فيكمُ المالُ فَيَفِيْضُ ۔ [صحيح البخاری:

۱۰۳٦۔عن ابی ہریرۃ]
جب تک صدقہ دینے والا لینے والوں کا متلاشی نہ ہوگا۔
حتّی یُھِمَّ رَدَّ الـمـالِ مـن یَقْبَلُ صَدَقَتَہٗ ۔ [صحیح البخاری: ۱٤۱۲۔عن ابی ہریرۃ]
جب تک لوگ زکوۃ لینے سے انکاری نہ ہوں گے۔
وَحَتّی یَعْرِضَہٗ فیقولُ الَّذِی یَعْرِضُہٗ علیه لا أَرَبَ لِي۔ [صحیح البخاری: ۱٤۱۲۔عن ابی ہریرۃ]
جب تک ایسا وقت نہ آ جائے کہ بارشیں تو ہوں گی مگر فصل نہ ہوگی۔
حَتّٰی یُمْطَرُ النَّاسُ مَطرًا عَامًا ولا تُنْبتُ الْاَرْضُ شَیْئًا ۔ [سلسلہ صحیحہ للالبانی: ۲۷۷۳ عن انس]
جب تک سرزمین عرب میں نہریں اور دریا نہ بہنے لگیں اور ہر طرف ہریالی وشادابی نہ ہوجائے۔
وَحتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وانھارا ۔
[صحیح مسلم: ۲۳۸٦۔عن ابی ہریرۃ]
جب تک سرزمین حجاز سے آگ نہ نکلے گی۔۶۵۴ھ میں مدینہ میں آتش فشاں کی شکل میں یہ واقعہ رونما ہو چکا ہے۔
حَتّی تـخـرجُ نَـارٌ مِن ارض الحجاز تُضِیءُ اَعْنَانَ الْاِبِلِ ببصری ۔
[صحیح البخاری: ۷۱۱۸۔ عن ابی ہریرۃ]
جب تک دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نمودار نہ ہوجائے۔
حتّی یَحْسِرَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ من الذھب ۔
[صحیح مسلم: ۷٤٥٤۔عن ابی ہریرۃ]
جب تک مسلمان روم وفارس کی ہو بہونقالی شروع نہ کردیں گے۔
حتّی تـأخـذَ اُمَّتِی بـأخذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَھَا شِبرا بِشِبْرٍ وذِرَاعًـا بِـذِراعٍ ۔ فَـقیـل یـا رسول اللہ کفـارِسُ وَالـرُّوْمِ فـقــال وَمـنَ الـنَّـاسُ إِلَّا اولٰئك ۔ [صحیح البخاری: ۷۳۱۹۔ عن ابی ہریرۃ]
جب تک بلند وبالا عالیشان عمارتوں اور بلڈنگوں کے مقابلے نہ ہونے لگیں۔
وحتّی یتطاوَلُ النّاسُ فی البنیان ۔
[صحیح البخاری: ۷۱۲۱۔ عن ابی ہریرۃ]
جب تک گھروں کی دیواروں کو منقش کڑھائیوالے پردوں سے ڈھانپا نہ جانے لگے۔
حَتّٰی یَبْنِی النَّاسُ بُیُوْتًا یُوْشُوْنَھَا وَشَیْءِ الْمَرَاحِیْل ۔
[سلسلہ صحیحہ للالبانی: ۲۹۹ عن ابی ہریرۃ]
جب تک لوگوں میں تعمیر مساجد میں مقابلہ بازی اور فخر کا رجحان پیدا نہ ہوجائے۔
حَتّٰی یتباھَی النَّاسُ بالمسَاجِدِ ۔
[المعجم الکبیر للطبرانی: ۷٥۔ عن انس]
جب تک سیاہ روم پر مسلمانوں کے لشکر کا ایک تہائی حصہ غالب آجائے۔
وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا ۔
[صحیح مسلم: ۷٤٦۰۔ عن ابی ہریرۃ]
جب تک مسلمانوں کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح نہیں ہوجاتا۔
فَیَفْتَتِحُوْنَ الْقُسْطُنْطِنِیَةَ ۔
[مسلم: ۷٤٦۰۔ عن ابی ہریرۃ]
جب تک ایک ہی عقیدہ اور دعوت کی حامل دو جماعتیں باہم نہ لڑیں۔
حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاھُمَا وَاحِدَۃٌ ۔
[صحیح البخاری: ۳٦۰۸۔ عن ابی ہریرۃ]
جب تک تیس کے قریب جھوٹے مدعین نبوت (دجال وکذاب) بن کر نہ آجائیں۔
حَتّی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کذّابُوْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔
[صحیح البخاری: ۳٦۰۹۔ عن ابی ہریرۃ]
جب تک ایک قحطانی لوگوں پر بزورلاٹھی غلبہ نہ حاصل کرلے۔
حَتّی یخْرُجَ رَجُلٌ من قحطانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہ

[صحيح البخاري: ۳۵۱۷۔ عن ابی ہريرة]
جب تک لوگ باہمی جنگ وجدال کے رسیا نہ بن جائیں گے۔
حَتّٰى تَرجعوا حرَّابِيُنَ ۔ [المعجم الكبير للطبراني: ۷۸۹۱۔ عن ابی امامة]
جب تک سرزمین الٰہی ظلم وعدوان اور جور وتعدی سے بھر نہیں جاتی۔
حتّی تملأُ الأرضُ ظلماً و جوراً و عدواناً ۔ [سلسله صحيحه للألباني: ۱۵۲۹۔ عن ابی سعيد]
جب تک بڑے بڑے حوادثات وقوع پذیر نہ ہونے لگیں۔
وترونَ الامُورَ العِظَامَ الّتِی لم تكونُوا تَرَوْنَهَا ۔ [المعجم الكبير للطبراني: ٦٧١٤۔ عن سمرة]
جب تک زندہ لوگ مرنے والوں پر رشک نہ کرنے لگ جائیں۔
حتّی يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبَرِ الرَّجُلِ فيقولُ يا ليتنی مَكَانَه۔ [صحيح البخاري: ۷۱۱۵۔ عن ابی ہريرة]
جب تک دس بڑی نشانیاں پوری نہ ہو جائیں۔
حَتّٰى يَكُوُنَ عَشْرُ آيَاتٍ ۔ [المعجم الكبير للطبراني: ۲۹٦۰۔ عن حذيفه بن اسيد]
جب تک خروج دجال نہ ہو جائے۔
الدَّجَّالُ ۔ [المعجم الكبير للطبراني: ۲۹٦۰۔ حذيفه بن اسيد]
جب تک (الدخان) دھواں ظاہر نہیں ہو جاتا۔
والدخان ۔ [المعجم الكبير للطبراني: ۲۹٦۰۔ حذيفه بن اسيد]
جب تک زمینی جانور (دابۃ الارض) نمودار نہیں ہو جاتا۔
وَدَآبَّةَ الأرض ۔ [المعجم الكبير للطبراني: ۲۹٦۰۔ عن حذيفه بن اسيد]
جب تک یاجوج اور ماجوج کا خروج نہیں ہو جاتا۔
ويأجُوج ومأجوج ۔ [المعجم الكبير للطبراني: ۲۹٦۰۔ حذيفه بن اسيد]
جب تک تین بڑے خسوف (لوگوں کے زمین میں دھنسنے) کے واقعات مشرق، مغرب اور جزیرہ عرب میں رونما نہ ہو جائیں۔
وثلاثة خسوفٍ: خسفٌ بالمشرق۔ وخسفٌ بالمغرب وخسفٌ بجزيرة العرب ۔ [المعجم الكبير للطبراني: ۲۹٦۰۔ حذيفه بن اسيد]
جب تک نزول ابن مریم بطور حاکم عادل نہ ہو جائے۔
حتّی يَنْزِلَ فِيُكُمُ ابنَ مَرِيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا ۔ [صحيح بخاری: ۲٤۷٦۔ عن ابی ہريرة]
جب تک عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل نہیں کر دیتے۔
فَيَنزِلُ عيسَی ابن مريم فأَمَّهُمُ فإِذَا رآه عدوُّ اللّٰهِ ذَاتَ كَمَا يَذُوُبُ الُمِلُحُ فی الماءِ فَلَوُ تَرَكَهٗ لافذابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنَ يَقْتُلُهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيُهِمُ دَمَهٗ فی حَرُبَتِهٖ۔ [صحيح مسلم: ۷٤٦۰۔ عن ابی ہريرة]
جب تک ابن مریم صلیب کو پاش پاش نہیں کر دیتے۔
فَيُكسِرَ الصليُبَ ۔ [صحيح بخاری: ۲٤۷٦۔ عن ابی ہريرة]
جب تک خنزیروں کے فارم اجڑ نہ جائیں۔
وَيَقْتُلَ الُخِنزِيُرَ ۔ [صحيح بخاری: ۲٤۷٦۔ عن ابی ہريرة]
جب تک یہود ونصاریٰ پر اسلامی ٹیکس جزیہ لاگو نہ ہوگا۔
وَيَضَعَ الُجِزُيَةَ ۔ [صحيح بخاری: ۲٤۷٦۔ عن ابی ہريرة]
جب تک تم یہود سے قتال نہ کرلو۔
حَتّٰى تقَاتِلوا اليهودَ ۔ [صحيح بخاری: ۲۹۲٦۔ عن ابی ہريرة]
جب تک پتھر بھی مسلمانوں کے حق میں (CID) نہ کرلیں۔
حتّی يَقُولَ الحجرُ وراء ه اليهوديُّ يا مُسُلِمُ هٰذَا يَهُوُدِیٌّ ورائِی فاقْتُلُهٗ ۔ [صحيح بخاری: ۲٦۹٦۔ عن

ابی ھریرۃ]

جب تک درخت بھی یہودیوں کے خلاف مسلمانوں کو (CID) فراہم نہ کریں، سوائے برگد کے درخت کے۔

حتّی یَختَبِیءَ الیَھودیُّ مِن وراء الحَجَرِ وَالشَّجَرِ فیقول الحجر أو الشجَرُ یَا مسلمُ یَا عبدَ اللّٰہ ھذا یھودیٌّ خَلفِی فقال فاقتُلْہُ ۔ الّا الغَرْقَدَ فَاِنَّہُ مِنْ شجر الیَھُوْدِ ۔ [صحیح مسلم: ۷۵۲۳۔ عن ابی ھریرۃ]

جب تک اشرار لوگ مدینہ سے جلاوطن نہیں ہو جاتے۔

حتّی تَنْضِ المدینَۃُ شِرَارَھَا کَمَا یَنْضِ الْکِیْرُ خَبَثَ الحَدِیْدِ ۔ [صحیح مسلم: ۳٤۱۸۔ عن ابی ھریرۃ]

جب تک زمانہ جاہلیت کے مشرکین سے بھی بدترین لوگ باقی نہ رہ جائیں۔ بہ ظاہر جو ربّ سے ملیں گے انہیں وہ ملے گا۔

لا تقوم الساعۃ الّا علی شِرَارِ الْخَلْقِ ھم شرٌّ من اھل الجَاھِلِیَّۃِ لَا یَدْعُوْنَ اللّٰہَ بشیء الّا رَدَّہٗ علیھم۔ [صحیح مسلم: ٥٠٦٦۔ عن عبداللہ عمرو بن العاص]

جب تک تمام نیک لوگ اس دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں گے۔

یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا کَرِیْحِ الْمِسْكِ مَسُّھَا مَسُّ الْحَرِیْرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْہُ ۔ ثُمَّ یَبْقَی شِرَارُ النَّاسِ عَلَیْھِمْ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ۔ [صحیح مسلم: ٥٠٦٦۔ عن عبد اللہ بن عمرو]

جب تک بیت اللہ کا حج بند نہیں ہو جاتا۔

حَتّی لَا یَحُجُّ الْبَیْتُ ۔ [صحیح البخاری: ۱٥۹۳۔ عن ابی سعید الخدری]

جب تک توحید و ذکر باری تعالیٰ ختم نہیں ہو جاتا۔

حَتّی لا یقالَ فی الارض اللّٰہُ اللّٰہُ۔ لا تقوم الساعۃ علی احد یقول اللّٰہ اللّٰہُ ۔ [صحیح مسلم: ۳۹۲، ۳۹۳۔ عن انس]

جب تک شام کے علاقہ قعر عدن سے آگ کا ظہور نہ ہو جائے جو انہیں محشر کی طرف ہانکے گی۔

ونارٌ تخرجُ من قَعْرِ عَدَنٍ أَبْیَنَ تسُوقَ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ۔ [المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۹٦۰۔ عن حذیفہ بن اسید]

جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔

حتّی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبَھَا فَاِذَا رآھا آمن من علیھا فذاك حسین لا ینفع نفسًا ایمانُھا لم تکن آنستْ مِنْ قبلُ ۔ [صحیح البخاری: ۳٦۳٥۔ عن ابی ھریرۃ]



محمدی دائمی اوقات نماز

اہل حدیث مساجد میں آویزاں کرنے کے لیے محمدی دائمی اوقاتِ نماز تقسیم کی غرض سے اشتہارات شائع کیے گئے ہیں۔ بذریعہ ڈاک حاصل کرنے کے لیے مبلغ دس روپے کے نئے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں اور واپسی پتا صاف لکھیں۔ مقامی افراد مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

[محمد جاوید محمدی، محمدی کیسٹ وسی ڈی سنٹر، ایوانِ علم پلازہ، ۱۸/اردو بازار۔ لاہور]

دعائے مغفرت

عبدالرحمٰن صاحب (بسم اللہ سویٹس چوک یتیم خانہ لاہور) کا بیٹا بہ عمر آٹھ سال گزشتہ دنوں وفات پا گیا ہے۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ [عمران حمید مرزا]

وضاحت

''الاعتصام'' شمارہ ۴، جلد ۶۲ میں انصاف ٹریولز کے اشتہار میں بغیر محرم عورت کے لیے سفر کا اعلان شائع ہو گیا ہے جب کہ شریعت میں محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا صحیح نہیں ہے۔ ادارہ اس اشتہار میں مذکورہ اعلان شائع کرنے پر معذرت خواہ ہے۔ [ادارہ]

تحقیق وتنقید

ہر دو خطبہ جمعۃ المبارک میں درود شریف پڑھنا

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجوال

مفسر قرآن مصلح اعظم پنجاب حافظ محمد لکھوی تفسیر محمدی پنجابی ساتویں منزل سورۃ الجمعۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

ہر خطبہ حمد اللہ دا پڑھے درود رسول

الہٰی بھی کرے وصیت خوف خدا دی چھوڑن لوگ تباہی۔

[تفسیر محمدی منظوم پنجابی، ص:۵۷۱ کتب خانہ عزیزیہ کشمیر بازار لاہور، تفسیر محمدی، ص:۱۵۱، جلد:۷ مکتبہ اصحاب الحدیث اردو بازار لاہور]

خطیب اسلام امام الہند حضرت مولانا محمد جونا گڑھی رحمہ اللہ خطبات محمدی جلد سوم کے صفحہ:۵۶ میں خطبہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين والعاقبة للمتقين. اشهد ان لا اله الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم صل على محمد وعلى اٰل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى اٰل ابراهيم انك حميد مجيد. امابعد

يا ايها الناس توبوا الى الله قبل ان تموتو بادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشتغلوا عنها هرماً ناغضا وموتا خالصا ومرضا حابسا وتسوينا موليا وصلوا الذى بينكم وبين ربكم تسعدوا. واكثروا الصدقة فى السر والعلانية توجروا. وتحمدوا وترزقوا. وتنصروا وتحبروا وامروا بالعرف تخصبوا وانهو عن المنكر تنصروا ايها الناس ان اكيسيتكم اكثركم ذكرا للموت واكرامكم احسنتكم استعدادا له الا وان من علامات العقل التجافى عن دار الغرور والانابة الى دارالخلد والزود لكتنى القبور والتاهب ليوم النشور.

''ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور دورد کے لائق سید المرسلین کی ذات ہے اور آخرت کا بہتر انجام متقین کے لیے ہے اور میری گواہی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میری گواہی ہے حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر یقیناً تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

لوگو! موت سے پہلے توبہ کرو۔ لوگو کمر توڑ بڑھاپے سے اور خالص موت اور روک دینے والی بیماری اور بے فائدہ افسوس کے موقعہ سے پہلے ہی پہلے نیکیاں کرلو اللہ تعالیٰ سے اچھے تعلقات توحید وسنت کی پابندی سے پیدا کرلو تا کہ سعادت سے محروم نہ رہ جاؤ پوشیدگی میں اور بہ ظاہر بھی صدقہ خیرات دیتے رہو تا کہ اجر وثواب بھی ملے ستائش اور تعریف بھی ہو روزی رزق میں بھی کشادگی اور فراوانی ہو دشمنوں کے مقابلے میں اور تمہارے اپنے کاموں میں بھی تمہاری مدد خدا کی طرف سے کی جائے۔ لوگو! سب سے دانا وہ ہے جو اپنی موت کو کبھی نہ بھولے سب سے زیادہ بزرگی اور اکرام اس کا ہوگا جو اپنی موت کے

لیےموت کے وقت سے پہلے بخوبی تیاریاں کرلےیعنی نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرلےلوگوعقل کی علامتیں یہ ہیں کہ انسان اس دھوکے کی ٹٹی ناپائیدار دنیا سے الگ تھلگ رہےاوراللہ تعالیٰ کی ہیشگی کی نعمتوں والی جنت کا طالب اوراس کی طرف راغب رہےاورقبر کی لمبی رہائش کے لیےتوشہ ساتھ لے جائے اور دوبارہ جی اٹھنے کے دن کے لیے تیاریاں کرتارہےیعنی نیکیوں میں مشغول اور برائیوں سے دور رہے۔‘‘

الصلاۃ والسلام علی خیرالانام ﷺ

تالیف: امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ

مترجم: قاضی محمد سلیمان منصور پوری سیشن جج ریاست پٹیالہ درود شریف پڑھنے کے چالیس مواقع ذکرفرماتے ہیں:

خطبہ میں درود پڑھنے کے بارہ میں مندرج ذیل عبارت حیطۂ تحریر میں لائے ہیں۔

مقامات درود میں سے ایک جگہ خطبے ہیں مثل خطبہ جمعۃ المبارک وعیدین واستسقاء وغیرہ۔[الصلاۃ والسلام علی خیرالانام ﷺ ص:۲۲۵، ادارہ ضیاءالحدیث مدنی روڈ مصطفیٰ آباد لاہور]

برصغیر کے ہیرو جناب سیدنا ومولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ مترجم تفسیر ابن کثیر و دیگر کتب ہائے کثیرہ تفسیر ابن کثیر کے صفحہ: ۲۷۴، جلد۴ درود شریف پڑھنے کے متعدد مواقع ذکر کیے آٹھویں نمبر پر یوں تحریر فرمایا ہے کہ

اسی طرح خطیب پر بھی دونوں خطبوں میں درود واجب ہے اس کے بغیر صحیح نہ ہونگے اس لیے کہ یہ عبادت ہےاوراس میں ذکراللہ واجب ہے پس ذکر رسول بھی واجب ہوگا۔

ذکر رسول بطور شہادت ہے کہ نہ کہ بطور عبادت کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بطور عبادت کیا جاتا ہے۔اور عبادت صرف اورصرف اللہ تعالیٰ کی ہی کی جاتی ہے۔ [ازمرتب]

اہم ترین نوٹ: درود شریف پڑھنے کے باقی مواقع بخوف طوالت ترک کیے گئے ہیں جوان مواقع مطالعہ کرنا چاہتے ہیں ابن قیم کی کتاب الصلاۃ والسلام علی خیرا لانام اورابن کثیر کی طرف رجوع کریں۔

حالیہ تاریخ کے مفتی ومترجم صحیح بخاری شریف حافظ عبدالستارحماد صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی ایک سوال کے جواب میں رقم طراز ہیں:

رسول اللہ محسن انسانیت ہیں آپ ﷺ کےاحسانات کے پیش نظر اہل ایمان کو ہر وقت ہر جگہ درود بھیجنے کا حکم ہے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجتے رہو تمہارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔[مسنداحمد]

بلکہ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے اوررسول اللہ پر درود نہ پڑھا جائے وہ قیامت کے دن ایسے نقصان کا باعث ہوگی جس کی تلافی نہیں ہوسکے گی بلکہ حسرت وارمان کے علاوہ وہاں کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا چناں چہ حدیث میں ہے کہ جومجلس اللہ تعالیٰ کے ذکراوررسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے بغیر برخاست ہوجاتے ہیں وہ قیامت کے دن نقصان کا باعث ہوگی۔[بیہقی ص:۲۱۰،جلد۳]

ایک روایت ہے کہ ایسے لوگ جنت میں داخل ہونے کے باوجود ایسے افسوس سے دوچار ہوں گے کہ اسے فراموش نہیں کرسکیں گے۔
[مسنداحمد ص:۴۶۳،جلد۲]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان احادیث کی ثقاہت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا ضروری ہے۔[الاحادیث الصحیحۃ ص:۱۶۲،جلدا]

جمعہ کے دن بالخصوص حکم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا چاہیے چناں چہ ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو کیوں کہ جو آدمی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہےاس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے
[متدرک حاکم ص:۴۲۱،جلد۲]

اس قسم کی ایک روایت حضرت اوس بن اوس سے بھی مروی ہے۔
[سنن ابی داوٗد:۱۰۴۷]

جمعۃ المبارک اور عیدین کے خطبات میں درود پڑھنے کے متعلق بعض اسلاف کا عمل ملتا ہے چناں چہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کہ ہم مقام خیف میں حضرت عبداللہ بن ابی عتبہ کے ہمراہ تھے اس نے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا اور دعائیں مانگیں پھر ہمیں نماز پڑھائی۔[فضل الصلاة على النبى ٧٨ تحقيق البانى]

حضرت ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی رحمہ اللہ تابعی کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ خطبہ کے وقت امام کی طرف منہ کر کے توجہ سے بیٹھتے کیوں کہ خطبہ میں وعظ ونصیحت اور رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام ہوتا تھا۔

[فضل الصلاة على النبى ﷺ ص: ٨٧ تحقيق البانى]

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی تالیف جلاء الافہام میں متعدد مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا چاہیے ان میں سے خطبات جمعہ وعیدین بھی ہیں انہوں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بیان کیا ہے کہ وہ خطبات میں درود پڑھا کرتے تھے چناں چہ عون بن ابی جحیفہ کہتے ہیں کہ میرے والد ابو جحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خدام میں سے تھے اور منبر کے نیچے بیٹھتے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا پھر فرمایا کہ اس امت میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اس طرح حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے متعلق بھی بیان کیا ہے کہ وہ بھی اپنے خطبات میں رسول اللہ پر درود پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے۔

[جلاء الافهام مترجم ص: ٢٦٩]

ان شواہد کی بنا پر خطبات جمعہ وعیدین میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے میں چنداں حرج نہیں بلکہ ایسا کرنا خیر وبرکت کا باعث اس مقام پر یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ اذان سے قبل فرض نماز کے یا نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بآواز بلند اجتماعی درود پڑھنا سنت سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی قرون اولیٰ میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ (بلکہ ایسا کرنا بدعت اور گناہ کبیرہ از مرتب)۔

[فتاویٰ اصحاب الحدیث ص:۱۵۹، جلد:۲]

خطبہ جمعہ کے پانچ ارکان ہیں

① ......اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف

② ......نبی کریم ﷺ پر درود شریف

③ ......اور تقویٰ کی وصیت کرنا

یہ تین امور دونوں خطبوں میں واجب ہیں۔

④ ......قرآنی آیات کی تلاوت اور ان کا مفہوم

⑤ ......مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعا خیر کرنا امام کی دعا پر مقتدی دل میں آمین کہیں۔[از مرتب]

جب کسی چیز کو کسی عمل کے رکن کی حیثیت حاصل ہوتی ہے تو اس کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔ درود شریف چوں کہ خطبہ کا رکن ہے لہٰذا اس کا خطبہ جمعہ میں پڑھنا بھی واجب ہے۔

[الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد:۲، ص:۲۸۶]

خطباء سلف اور تابعین کرام ایسے خطبہ کو جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے نہ ہو (بترائم) یعنی دم بریدہ اور ایسا خطبہ جو آیات قرآنیہ سے آراستہ اور درود پاک سے مزین نہ ہوتا اسے (شوہاء) یعنی بدنما قرار دیا کرتے تھے۔[از مرتب]

اس طرح سید المرسلین والآخرین خطیب اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے فرامین بھی دلالت کرتے ہیں کہ خطبہ میں بھی درود پاک پڑھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آپ کا فرمان ہے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اور پھر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا بھی ثابت ہے اور خطبہ جمعہ بھی یوم الجمعہ میں داخل ہے۔

ثم اعلم ان الخطبة المشروعة هى ماكان يعتاده رسول الله ﷺ من ترغيب الناس وترهيبهم فهٰذا فى الحقيقة روح الجمعة الذى لاجله شرعت واحا اشراط الحمد لله والصلاة على رسول الله ﷺ او قرآة شئى من القرآن مجميعة خارج من معظم المقصود من شرعية الخطبة.

مشروع خطبہ وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ لوگوں کو رغبت دیتے اور ڈراتے پس یہ درحقیقت خطبہ کی

جان ہے جس کی خاطر خطبہ کا حکم ہوا اور خدا کی تعریف کی شرط اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف کی شرط اور قرآن مجید پڑھنے کی شرط اصل مقصود خطبہ سے خارج ہے جب اصل مقصود لوگوں کو وعظ ہے تو مخاطب لوگوں کی زبان کا لحاظ ضروری ہوا۔[فتاویٰ اہلحدیث ص:۳۶۔۱۳۷ المرتب ابوالسلام مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ سرگودہا ادارہ احیاء السنۃ سرگودہا]

مجتہد العصر محدث زماں سیدنا حضرت حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ المتوفی اگست ۱۹۶۴ء کے فتویٰ اور نواب صدیق حسن خان کے فتویٰ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ جمعہ میں درود شریف پڑھنا شرط ہے۔

اذا فاتت الشرط فاتت لمشروط.

مشہور ترین قاعدہ ہے۔

مسند احمد میں ہے:

من صلى على النبى ﷺ واحدة صلى الله عليه وملئكته سبعين صلاة. [مسند احمد: جلد:۲ ص: ۱۸۷]

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جس نے نبی اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر ۷۰ رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں (یہ فضیلت جمعۃ المبارک کے ساتھ خاص ہے) (شیخ البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔) [مشکوٰۃ البانی ص:۲۹۵ از مرتب حدیث:۹۳۵]

جملہ معترضہ:

درود شریف کے فضائل پر متعدد احادیث وارد ہیں اور اسی طرح جمعۃ المبارک کے دن کثرت درود شریف پڑھنے کی احادیث خصوصاً وارد ہیں تو کیا خطبہ جمعہ اس میں نہیں آتا آیا خطبہ جمعہ جمعہ کے دن کے علاوہ کسی دن میں ہو رہا ہوتا ہے؟

ادباً گزارش ہے کہ اکثر فتاویٰ جات بخوف طوالت حذف کیے گئے ہیں اور زیادہ تر مترجم کتابوں کے حوالہ جات دیے گئے ہیں تاکہ عوام الناس کو فائدہ پہنچے اور عربی کتب مطولات کے حوالہ جات قصداً ترک کیے گئے ہیں کیوں کہ عوام ان کتب تک رسائی نہیں نہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

خطبہ جمعہ میں درود شریف کا پڑھنا صحابہ وتابعین جمہور محدثین کا متفق وجمیع علیہ مسئلہ ہے۔

هذا ما عندى والله اعلم بالصواب علمة اتم واحكم.

نقطۂ نظر

قسط ...... (۲) آخری

قادیانی فتنہ کی بیخ کنی ملکی سالمیت کا ناگزیر تقاضا

عطا محمد جنجوعہ

جب کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے بعد پھر جائے یا منافقت کی صورت میں کھلے عام یا تحریری طور پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے اور اس کا راز طشت از بام ہو جائے، اسلام میں ایسے مرتد کی سزا قتل ہے۔ امت محمدیہ کے علماء نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی اس کی توثیق کر دی ہے۔ تعجب ہے کہ قادیانی مختلف حیلوں سے اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتے ہیں تاکہ نو مسلموں میں اسلام کا ایک مکتبہ فکر ظاہر کر کے تبلیغی مشن جاری رکھ سکیں۔

پاکستان میں فوری طور پر قانون ارتداد نافذ کیا جائے تاکہ کوئی قادیانی راہ نما اپنے اجتماع میں بیان نہ دے سکے کہ ''اسلام خطرہ میں ہے احمدی تحریک ہی اس کا دفاع کر سکتی ہے۔'' اور کوئی قادیانی پیروکار زبانی یا تحریری طور پر سرکاری فارموں کے مذہب کے کالم میں احمدی مسلم لکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو اُس کو سزائے موت دی جائے۔

شناختی کارڈ حکومت پاکستان کی طرف سے قومی شناخت کی ضمانت ہے۔ روزمرہ زندگی کے مسائل حل کرنے میں مدومعاون ثابت ہوتا ہے۔ شناختی کارڈ دیکھنے سے نام، ولدیت، عمر اور رہائش سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ لیکن کسی کے مذہب کا پتا نہیں چلتا وہ مسلم ہے یا غیر مسلم۔ اگر غیر مسلم ہے تو کس مذہب کا پیروکار ہے۔ نام، ولدیت سے کسی کے مذہب کی نشان دہی مشکل ہے کیوں کہ پاکستان میں کئی ایسے غیر مسلم مثلاً قادیانی، بہائی اور خارجی وغیرہ بھی ہیں جن کے نام مسلمانوں سے ملتے جلتے ہیں۔ ان غیر مسلموں میں سے قادیانی وہ ہیں جو خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو اسلام کا ٹھیکیدار کہتے ہیں۔ قادیانیوں کے لیڈر مرزا طاہر احمد نے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''اسلام کے تیزی سے پھیلنے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ دوسرے مذاہب میں مردہ قوموں کو زندہ کرنے کی صلاحیت نہیں اب وقت آ گیا ہے کہ اسلام کی تبلیغ کا منصوبہ بنایا جائے اور ایسی نئی قوموں کو اسلام سے روشناس کرایا جائے۔'' [روزنامہ جنگ لاہور، ۲۲/اکتوبر ۱۹۸۳ء]

قادیانی لیڈر نے اپنے بیان میں نہایت دلیری سے اپنی جماعت کو اسلام کی نمائندہ جماعت کہا۔ اس کے پیروکاروں سے توقع کرنا کہ وہ نجی وسرکاری سطح پر زبانی پوچھنے سے خود کو غیر مسلم کہیں یا تحریری طور پر لکھیں پرلے درجے کی حماقت ہے۔

شناختی کارڈ پر مذہب کا اندراج نہ ہونے سے مسلمانوں کو نجی سطح پر خصوصاً شہری ماحول میں شادی وغمی اور خورد ونوش جیسے مسائل میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح سرکاری اداروں اور محکموں میں مختلف فارموں میں خانہ پری کرتے وقت مذہب کے بارے میں پوچھنا پڑتا ہے۔ جب کہ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے نجی وسرکاری سطح پر مسلم مفادات ومراعات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو اسلامی قانون اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے۔ باعث تعجب ہے کہ فارم کے دوسرے کوائف شناختی کارڈ پر درج ہو جاتے ہیں مگر مذہب کو غیر ضروری سمجھ کر اندراج نہیں کیا جاتا۔

اس طرح پاسپورٹ پر مذہب کا اندراج نہ ہونے سے غیر مسلم خصوصاً قادیانی مسلم ممالک میں جہاں ان کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے روزگار کی تلاش کی آڑ میں گھس جاتے ہیں مگر وہاں جا کر قادیانی عقائد کا پرچار کرتے ہیں۔ اسلام دشمن تنظیموں سے گٹھ جوڑ قائم کر لیتے ہیں۔ تخریبی کارروائیوں میں ملوث ہو کر مسلم برادر ملک کی سلمیت کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ فوری طور پر شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر مذہب کے اندراج کا حکم جاری کرے۔

قادیانی اپنے مرزا کی پیشین گوئیوں کو حقیقت کا روپ دینے کے

لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے اور لگا رہے ہیں۔ مثلاً محمدی بیگم کا نکاح پیشین گوئی کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی سے نہ ہوسکا۔ البتہ قادیانی تگ ودو کرتے رہے کہ محمدی بیگم اور اُس کے پانچوں بیٹے مرزائیت قبول کرلیں۔ محمدی بیگم خود اور اُس کے چار بیٹے مذہب اہل سنت پر ثابت قدم رہے۔ البتہ پانچواں بیٹا مرزا اسحاق عورت کے لالچ میں آکر مرزائی ہوگیا۔ مرزا اسحاق نے از حد کوشش کی کہ محمدی بیگم زندگی کے آخری ایام اُن کے ہاں گزارے تاکہ اُس کی موت کے بعد اُس کی میت کو مرزا غلام احمد کے پہلو میں دفن کیا جاسکے تاکہ محمدی بیگم سے نکاح کی پیشین گوئی پر اعتراض کرنے والوں کا منہ بند ہوجائے۔ اس میں شک نہیں محمدی بیگم بورے والا کے نزدیک چک شہزادیاں والا میں مرزا اسحاق کے ہاں کچھ عرصہ مقیم رہیں۔ اللہ نے مرزا کذاب کے کذب کو ظاہر کرنا تھا جس وقت محمدی بیگم کی موت کا وقت آیا اُس وقت وہ اپنے مسلمان بیٹوں محمد آصف بیگ، محمد اشرف بیگ، اکبر بیگ اور اختر سلطان کے ہاں چوبرجی لاہور میں مقیم تھی۔ اُس کا جنازہ مولانا شہاب الدین اہل سنت عالم نے پڑھایا اور وہ میانی لاہور کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔ طویل روئیداد کو اختصار سے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قادیانی قبرستان چناب نگر (ربوہ) میں نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) اور مرزا محمود کی بیوی کی قبریں ہیں وہاں بورڈ آویزاں ہے:

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ:

''جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی اُن کو توفیق ملے حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے جا کر دفن کریں چوں کہ مقبرۂ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے۔ اس میں حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیشین گوئی ہے اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے جماعت کو اسے کبھی نہ بھولنا چاہیے۔''

تقسیم ہند کے دوران سرظفر اللہ قادیانی کی عیاری سے بھارت کو کشمیر ہڑپ کرنے کا موقع ملا۔ ایم ایم احمد اور دوسرے قادیانی افسروں کی پاکستان کی یک جہتی کو پارہ پارہ کرنے کی سازشوں میں گھناؤنا کردار اہل علم سے مخفی نہیں۔ قادیانیوں کا پلان ہے کہ قادیان (بھارت) سے ملحقہ پاکستانی علاقہ سیالکوٹ اور شکرگڑھ کو قادیانی ریاست بنایا جائے۔ اس منصوبہ پر ہوم ورک جاری ہے۔ موجودہ دور کے بھی قادیانی افسر اکھنڈ بھارت کا راگ الاپنے والوں کے ایجنٹ ہیں۔ پاکستان کو دشمن نمبر ایک کہنے والے صہیونیوں کے غلام ہیں ان سے حب الوطنی کی توقع رکھنا پاکستان کی سلامتی و یک جہتی کے منافی قدم ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اُن کو فوراً برطرف کیا جائے۔

انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں قادیانیوں کو اہم عہدوں پر تعینات کیا تھا۔ بدقسمتی سے قیام پاکستان کے بعد وہ سول وفوج کے شعبوں میں اہم اور کلیدی آسامیوں پر چھا گئے جنھوں نے مزید قادیانیوں کو اپنے محکموں میں بھرتی کیا جو قادیانی افکار ونظریات کے پرچار میں محرک رہے ماتحت عملہ کی انکار کی صورت میں باز پرس ہوتی رہی۔ ختم نبوت کے پروانے جواُن کے ٹیڑھے راستہ میں آہنی دیوار بن جاتے اُن کو بلاوجہ معطل کیا جاتا رہا۔ قادیانی اہل کار سرکاری امور کو دیانت داری سے سرانجام دینے کی بجائے صہیونی عزائم کو بروئے کار لانے میں سرگرم عمل رہے۔ پاکستان میں دہشت گردی کی گھناؤنی وارداتوں میں ملوث اکھنڈ بھارت کا راگ الاپنے والے ہی ہیں اور اسلام نافذ نہ ہونے کی اہم وجہ صہیونی ایجنٹوں کی کارستانیاں ہیں۔

سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف کے داماد کیپٹن (ر) محمد صفدر نے مسلم لیگ (ن) مشائخ ونگ کے مرکزی صدر پیرامین الحسنات سے ملاقات کے بعد پریس کلب بھیرہ کے ارکان سے گفتگو کے دوران واشگاف الفاظ میں کہا:

''بھلوال کا قادیانی جامعہ حفصہ اسلام آباد کا قاتل اسلامی قانون میں رکاوٹ ہے اور امریکی ڈالروں کے لیے بے گناہ عوام کا خون بہا رہا ہے۔'' [روزنامہ''الاسلام''لاہور۲۰۰۸ء۔۰۶۔۴]

امریکی صدر بش کا بھلوال کے قادیانی طارق عزیز سے مسلسل فون پر رابطہ رہتا ہے جو پاکستان میں صدر پرویز مشرف کا مشیر خاص ہے۔ حکومت پاکستان کی داخلہ وخارجہ پالیسیوں کا کامیابی سے ہم کنار ہونا قادیانیوں کا مرہونِ منت بن کر رہ گیا ہے۔ چوں کہ مرزائیوں کی وفاداریاں پاکستان کی بجائے قادیانی مذہب کے گدی نشینوں سے وابستہ ہیں۔ جب کہ قادیانی

جانشینوں کے حکومت اسرائیل سے براہِ راست رابطہ ہے۔ اس لیے قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے فوراً برطرف کردیا جائے کیوں کہ پاکستان اسلامی نظریاتی ریاست ہے سیکولر سٹیٹ نہیں ہے۔

خودمختار ریاست کی بقا نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کی حفاظت میں مضمر ہے۔ نظریاتی تبلیغ کا دارومدار تعلیم وذرائع ابلاغ پر منحصر ہے۔ ہندو اساتذہ نے بنگالی بھائیوں کی نئی پود میں نظریہ پاکستان کے منافی نظریات کی آبیاری کی۔ کیمونسٹ روس نے افغانستان پر حملہ کرنے سے پیشتر فضا کو ہموار کیا۔ تعلیم نئی پود پر دیرپا اثر مرتب کرتی ہے تو ذرائع ابلاغ نئی موجودہ سب نسلوں پر اپنا رنگ چڑھاتا ہے۔ پاکستان اسلامی نظریاتی ریاست ہے۔ وطن عزیز کی سلامتی ہمیں جان ومال سے عزیز تر ہے۔ نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لیے تعلیم واطلاعات ونشریات کو اسلام اور ملک دشمن عناصر سے پاک رکھنا چاہیے۔ قادیانی اسلام اور وطن عزیز کے دشمن ہیں۔ ذرائع ابلاغ میں قادیانی ملازم اسلام سے بیزاری اور جنسی بے راہ روی کو جنم دے گا۔ قادیانی اساتذہ ہمارے چمن کی نوخیز کلیوں کو نظریہ پاکستان کی حقیقت سے ہرگز آشنا نہ کرے گا۔ امت مسلمہ کا قادیانیوں سے خیر کی توقع رکھنا دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہے۔

جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کی ضمانت دفاع اور امور خارجہ میں مجاہد ومحبّ وطن زیرک ومخلص عملے پر منحصر ہے۔ دفاع میں عملے کے کسی ایک کارکن کی جاسوسی یا کوتاہی سے تاریخ کا نقشہ تبدیل ہوسکتا ہے۔ اس قسم کے منافقوں نے ٹیپو سلطان اور سید احمد شہید کو دھوکا دیا۔

وزارت خارجہ میں اگر محبّ وطن افراد تعینات نہ ہوں تو ملک دشمن عناصر سیر وسیاحت یا تجارت وغیرہ کی آڑ میں اندرون ملک گھس آتے ہیں۔ ادنی ملازم کی جاسوسی سے خفیہ راز اور قیمتی دستاویزات دشمنوں تک پہنچ جاتی ہیں۔

چناچہ نظریہ پاکستان کی بقا کے لیے تعلیم اور اطلاعات ونشریات اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لیے دفاع اور خارجہ میں ادنی آسامی سے لے کر کلیدی عہدوں تک تمام قادیانیوں کو ملازمت سے سبک دوش کردیا جائے اور اُن کو دوسرے محکموں میں متبادل حیثیت پر تعینات کیا جائے۔

قادیانی ملک کی مقبول عام سیاسی جماعتوں میں شامل ہوکر سرکاری پالیسی سے اختلاف رکھنے والوں کو تخریب کاری اور دہشت گردی کے حربے استعمال کرنے پر اُکساتے ہیں تاکہ حکومت اور سیاسی جماعتوں کے مابین مفاہمت کی فضا سازگار نہ ہو اور کسی متفقہ فارمولا تک رسائی نہ ہو۔ علاوہ ازیں یہ لوگ سیاسی جماعتوں کے باہمی اتحاد میں بھی رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

چناں چہ پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کو رجسٹرڈ کرتے وقت اس بات کی ضمانت لی جائے کہ قادیانیوں کو اپنی جماعت میں بطور رکن یا نمائندہ شامل نہ کریں گے۔

دنیا کی وسیع ریاستوں کو چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کرنا یہودی پروٹوکول کا حصہ ہے جس پر تدریجی انداز سے پیش قدمی جاری ہے۔ پاکستان کا مشرقی بازو کٹ کر بنگلہ دیش بن گیا۔ افغانستان، عراق اور سعودی عرب کو تین تین حصوں میں تقسیم کرنے کے خفیہ منصوبہ پر مغربی تھنک ٹینک کے مذاکرات جاری ہیں۔ پاکستان کو نسل ولسانی بنیاد پر تقسیم کرنے کے لیے علاقائی جماعتیں متحرک ہیں۔ ایم کیو ایم کی طرف سے کراچی سٹی کی خودمختاری کا مطالبہ اہل علم سے مخفی نہیں۔ انڈونیشیا کی عیسائی آبادی نے مغربی ممالک کے تعاون سے مشرقی تیمور میں اپنی ریاست قائم کرلی ہے۔ اسی طرح مغربی ممالک پاکستان میں عیسائی ریاست قائم کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ پاکستان کے دوسرے علاقوں کی نسبت گوجرانوالہ ڈویژن میں عیسائیوں کی اکثریت ہے۔ جہاں ۴۶۵ چرچ، ۸ بستیاں، ۶ کرسچین سکول، ۱۴ ہاسپٹل ہیں۔ محترم این ایچ جیلانی اپنے مضمون میں تحریر کرتے ہیں:

''روزنامہ آغاز کراچی کی یہ خبر انتہائی دھماکہ خیز ہے کہ پاکستان میں عیسائی صوبہ بنانے کے لیے مغربی ممالک نے حکومت وقت پر دباؤ ڈالا ہے۔ مذکورہ اخبار نے اپنی ۲۸ جولائی ۲۰۰۸ء کو اشاعت میں انکشاف کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی عیسائی برادری گوجرانوالہ کو پانچواں صوبہ بنانے کے لیے سرگرم ہے۔''

[سنڈے ایڈیشن اساس راولپنڈی ۲۰۰۰ء-۰۹-۰۳]

پاکستان میں دوسرے اضلاع کی نسبت سیالکوٹ میں قادیانیوں

کی اکثریت آباد ہے۔اُن کے بارے بھی ایک خبر نظر سے گزری تھی کہ وہ سیالکوٹ شکر گڑھ کو ملا کر قادیانی ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ چوں کہ پاکستان میں ضلعی حکومت کا نظام مستحکم تر ہورہا ہے۔مستقبل بعید میں خطرہ لاحق ہے کہ اس نظام کے تحت قادیانی سیالکوٹ میں اور عیسائی گوجرانوالہ میں اپنی ضلعی حکومت قائم کرنے میں کامیاب نہ ہوجائیں۔

امریکا میں مقیم یہودی ایک پارٹی کو سرمایہ دوسری کو ووٹ دینے کا اعلان کرتے ہیں۔اس لیے دونوں پارٹیاں انتخابی مہم میں ایک دوسرے سے بڑھ کر یہودی مفادات کے تحفظ کا اعلان کرتی ہیں۔لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں عموماً اور گوجرانوالہ وسیالکوٹ میں خصوصاً بلدیاتی وصوبائی وقومی اسمبلی کے ایسے امیدواروں کو ووٹ دیئے جائیں جو اسلام پسند اور پاکستان کی یک جہتی وسلامیت کے محافظ ہوں۔نیز اس امر کی عمیق انداز میں تحقیق کرلیں کہ وہ عیسائی اور قادیانی نواز ہرگز نہ ہوں۔

سکنی وزرعی اراضی اور فیکٹریاں بیچتے وقت محتاط رہیں کہ خریدار غیر مسلم تونہیں۔

سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں جہاں جہاں قادیانیوں اور عیسائیوں کی اکثریت آباد ہے۔وہاں ختم نبوت کے یونٹ قائم کیے جائیں جو مرزا کے کفریات سے مقامی آبادی کو آگاہ کرتے رہیں وہاں اُن کی مذہبی وسیاسی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی نے دنیا کو سمیٹ کر گلوبل ویلیج میں بند کردیا ہے۔مغربی میڈیا اس کے ذریعے اسلام کو مسخ اور مسلمانوں میں جہادی جذبہ اور مذہبی حمیت کو مدہم کرنے میں گھناؤنا کردار ادا کررہا ہے۔قادیانیت سیٹلائٹ چینل اپنے مرزا کی پیشین گوئیوں کو درست ثابت کرنے کے لیے من گھڑت ثبوت پیش کررہے ہیں۔روزنامہ اخبار میں ایک خبر نظر سے گزری کہ سعودی حکومت مکہ ومدینہ کے درمیان ریلوے لائن بچھانے کے منصوبہ پر غور کررہی ہے۔چند دن نہیں گزرے کہ قادیانی چینل پر ایک مقرر قرآنی آیت کا غلط مفہوم کرکے حاضرین کو تاثر دے رہا تھا کہ حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے وقت آمد ورفت کے لیے اونٹ کثرت سے ہوں گے اور جب مسیح آئیں گے تو اُس وقت اونٹوں کی قلت ہوگی سواری کے لیے تیز رفتار گاڑیاں ہوں گی۔چینل پر پہلے اونٹ اور بعد میں گاڑیاں دکھائی گئیں تاکہ ناظرین دھوکا میں آکر مرزائیت کے جال میں پھنس جائیں۔

چناں چہ باطل نظریات خصوصاً قادیانی ڈھکوسلوں کی تردید کے لیے خاتم النبیین یا ختم نبوت ٹی وی سیٹلائٹ چینل کا اجراء ازحد ضروری ہے۔

قادیانی دینی جماعتوں میں فروعی اختلافات کو ہوا دیتے ہیں اور جلسوں میں گڑبڑ پھیلا کر نفرت کی آگ بھڑکاتے ہیں تاکہ ملک میں نفاذ اسلام اور قادیانیت کی بیخ کنی کے لیے متفقہ فارمولا پر عمل پیرا نہ ہوسکیں۔

علمائے حق سے دردمندانہ التماس ہے کہ وہ فروعی اختلافات سے بالاتر ہوکر پاک سرزمین میں قرآن وسنت کی شمع روشن کرنے کے لیے متحد ہوجائیں۔ناموسِ رسالت کے پاسبان بن کر قادیانیوں کے مذموم عزائم کو بے نقاب کریں تاکہ پاکستان میں دوسرا اسرائیل نہ بننے پائے۔ یہ مہم قادیانیوں کے خلاف اُس وقت تک جاری رکھی جائے جب تک وہ اعلانیہ طور پر خود کو غیر مسلم تسلیم نہ کرلیں یا توبہ کرکے دوبارہ اسلام میں داخل نہ ہوجائیں۔

قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا شافع محشر کی شفاعت کا ذریعہ ہے:

تقسیم ہند سے قبل برصغیر میں ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی اور قادیانی آباد تھے۔علماءِ حق جہاں اپنے سینوں کو کتاب وسنت کے نور سے منور کرتے وہاں مذاہب باطلہ کے نظریات کا مطالعہ کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ وہ اُن کے ہر قسم کے اعتراضات کا علمی تعاقب کرتے رہے۔اور ان سے بحث مباحثہ اور مناظرہ کرکے ذلت آمیز شکست سے دوچار کرتے رہے۔

سیاست دین اسلام کا جزو ضرور ہے۔ بدقسمتی سے ''سیاست مذہب اسلام کی اساس ہے'' کا جدید فلسفہ معروف دینی جماعتوں میں سرایت کرچکا ہے۔اس لیے موجودہ دور کے معروف مقررین سیاسی امور اور اپنے مسلک کے امتیازی مسائل پر روانی سے تقاریر کرسکتے ہیں لیکن مذاہب باطلہ خصوصاً قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد ونظریات کی تردید میں عقیدہ خاتم النبیین ﷺ کے تقاضے اور حیات عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ پر مدلل انداز میں تقاریر کرنے کی صلاحیت سے محروم ہیں۔ختم نبوت کے مبلغین امت مسلمہ کی طرف سے احسن انداز میں فرض کفایہ ادا کررہے ہیں۔تاہم اُن

تمام تر علمائے کرام کی ذمہ داری ہے جو خوش الحانی وشعلہ بیانی کی وجہ سے منعقدہ محفلوں اور جلسوں میں شرکت کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں آباد غیر مسلموں خصوصاً قادیانیوں کو تحقیقی انداز میں دعوت دے کر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے معروف دینی مدارس اپنے نئے ویرانے فارغ التحصیل علماء کو ردّ قادیانیت کا کورس کرائیں۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد اُن کے پرچار کا دائرہ محدود ہوگیا تو انہوں نے لندن میں اسلام کے نام سے مرکز قائم کرلیا۔ جہاں سے اُن کے مشنر پس ماندہ مسلم ممالک میں جا کر مرزائیت کا جال پھیلا رہے ہیں۔ چوں کہ دارالافتاء اور رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے مختلف ممالک میں مبعوث تعینات ہیں اُن کو اس ملک میں رائج مذاہب باطلہ کے رد میں علمی کورس کرایا جائے۔

اسرائیل کے قصبہ حیفہ میں قادیانی مرکز سے ''البشریٰ'' کے نام سے ایک ماہنامہ عربی جریدہ جاری ہے جو تیس ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مزید برآں مذکورہ مشن نے مرزا قادیانی کی بہت سی تحریروں کا عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ چوں کہ قادیانیت نے برصغیر میں جنم لیا، اس لیے پاک وہند کے علماء ہی قادیانیت کی تاریخ سے واقف تھے اہل عرب نہیں۔ اُس دور کے علماء نے نہایت علمی وتحقیقی انداز میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت نے معروف تحریروں کو یکے بعد دیگرے شائع کر کے علمی ذخیرہ کو محفوظ کرلیا۔

چناں چہ موجودہ دور میں ردّ قادیانیت میں اسلاف کی علمی کاوش کو عربی اور انگریزی زبان میں منتقل کیا جائے۔

ہفت روزہ ''ختم نبوت''، نئی نسل کو عقیدہ خاتم النبین ﷺ کے تقاضوں سے متعارف کرانے اور قادیانی عزائم کے سدباب میں محرک وفعال ہے۔ لیکن قادیانی عربی جریدہ ''البشریٰ'' کے زہریلے اثرات کو زائل کرنے کے لیے عربی وانگریزی میں ماہنامہ جرائد جاری کیے جائیں۔

غریب اور نادار مریضوں کا پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کرانا مشکل امر بن چکا ہے۔ چناں چہ قادیانی وعیسائی رفاہی ادارے موقع کی مناسبت سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ اس کے تدارک کے لیے ضلعی سطح پر رفاہی خاتم النبین ہسپتال قائم کیے جائیں۔ جہاں مریضوں اور اُن کے لواحقین کو مرزا کی کفریات اور عقیدۂ ختم نبوت کی تعلیم دی جائے۔

قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنی جماعت کے اشاعتی فنڈ میں جمع کراتے ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کو اُن سے معاشی بائیکاٹ کی ترغیب دی جائے۔

مولانا حافظ محمد اسماعیل الخطیب وفات پا گئے

معروف عالم دین مولانا حافظ محمد اسماعیل الخطیب شدید علالت کے بعد ۲۱ فروری ۲۰۱۰ء بروز اتوار (رات) وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لاہور کی بیشتر مساجد میں خطباتِ جمعہ کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔ وہ ایک محقق عالم دین تھے۔ سکول میں عربی ٹیچر بھی تھے۔ مسلک اہل حدیث کی تبلیغ کے سلسلے میں بعض مسالک کے علماء سے ان کے مناظرے بھی ہوتے تھے۔ وہ گزشتہ دنوں سے شدید علیل تھے۔ کینسر جیسے مرض نے انہیں نڈھال کردیا تھا۔ کافی علاج کے بعد بالآخر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔ پس ماندگان میں انہوں نے ایک بیوہ اور تین بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔ بروز پیر ۳ بجے سہ پہر ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ المدنی ﷿ نے پڑھائی۔

جنازے میں محترم پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب ﷿، شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نور پوری، حافظ احمد شاکر، عمران مرزا، میاں محمد جمیل صاحب کے علاوہ سیکڑوں علمائے کرام وطلبائے علوم دینیہ نے شرکت فرمائی۔ ادارہ الاعتصام مرحوم کی مغفرت وبلندیٔ درجات کے لیے قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے اور مرحوم کے لواحقین کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ کریم انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ [محمد سلیم چنیوٹی]

قادیانیوں کے قرآن پاک چھاپنے پر دنیا بھر میں پابندی لگوائی جائے اور انہیں قرآنی آیات کے استعمال سے روکا جائے۔ البتہ قادیانیوں نے جن مقامات پر قرآن کی معنوی تحریف کی ہے اس کی تردید میں مستقل کتابچہ تحریر کیا جائے۔ جن زبانوں میں قادیانیوں کا قرآنی ترجمہ شائع ہو چکا ہے اس کے ازالہ کے لیے اُن زبانوں میں کتابچہ کو شائع کیا جائے۔

فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی قومی سالمیت کے تحفظ کا ناگزیر تقاضا ہے تاہم اُن کو اسلام کی دعوت دینا ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ اس لیے قادیانیوں پر اتمام حجت کے لیے معروف زبانوں میں حیات مسیح، عقیدہ خاتم النبیین وغیرہ مدلل انداز میں دعوتی پمفلٹ طبع کرا کر ان تک پہنچایا جائے۔ اللہ کی خوشنودی کی خاطر قادیانیوں کو دعوت دینے سے مثبت نتائج برآمد ہوں گے اور روزِ محشر حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ

❀❀............❀............❀❀

اے عظمت......جمہور!

وہ عہد نبوت ، وہ خلافت کا زمانہ
انساں کے لیے خیر و سعادت کا زمانہ
پہلے کی طرح کیوں نہیں تابندہ و پر نور
اے قسمت...... جمہور!

یہ رقص حیا سوز ، یہ شغل مے و مینا
آ جائے جسے دیکھ کے شیطاں کو پسینہ
افرنگ کی تہذیب کا ہر وار ہے بھرپور
اے عظمت...... جمہور!

پھیلے ہوئے یہ جال سمٹنے کے لیے ہیں
یہ تخت ، قیادت کے الٹنے کے لیے ہیں
یہ وقت بھی آ جائے گا ، یہ دن بھی نہیں دور
اے جرأتِ...... جمہور!

اس پاک زمیں پر عجب افتاد پڑی ہے
جس سمت چلے جایئے اک لوٹ مچی ہے
قانون بھی خاموش ہے انصاف بھی مجبور
اے سطوتِ...... جمہور!

شاہوں کی یہ سج دھج ، یہ بڑائی نہ رہے گی
یہ عیش یہ رشوت کی کمائی نہ رہے گی
ہو گا تیری ٹھوکر میں ہر اک جابر و مغرور
اے عظمت...... جمہور!

[ماہرالقادری]